اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

نگرانِ اعلیٰ
مفتی محمود

گلیوں میں گونجی تکبیر
کھیتوں میں للکارا ہل



۱۴ شوال المکرم ۱۳۹۷ھ ○ جمعہ

قیمت ایک روپیہ

رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو

ایک مشاہدہ

جانے کیوں ملتا نہیں لکھے پڑھوں کو روزگار
ایک پٹواری کا دفتر اور تین امیدوار

کوئی خسرہ میں کھتونی میں کوئی مصروف ہے
ڈاک کچھ بکھری پڑی ہے کچھ ابھی ملفوف ہے

اور پٹواری چھکے چھیتے کی صورت شاد کام
سامنے کے چند لوگوں سے ہے مصروف کلام

ناک چپٹی، تنگ آنکھیں، تھپواں تھپواں سرخ گال!
موقع موقع سے بگڑتے اور بنتے خدوخال

بے ضمیری کی محافظ ذہن کی تابندگی!!
گاؤں کا شجرہ تو ازبر غیر مخلص زندگی!

حکم اس کا ناروا، تعمیل لیکن ناگزیر!
جو نکل جائے قلم سے بس وہ پتھر پہ لکیر

منصفی اے کاش مل سکتی کہیں بازار میں
چھ مہینے کی ٹریننگ اور اک پٹوار میں!

راستی پر جانے کب آئے گا دنیا کا مزاج
دیں گے کب تک اہل نااہلوں کو سجدوں کا خراج

جہل کے سر پر رہے گا جانے کب تک تاج زر
جانے روندا جائے گا کب تک طویلوں میں بشر

کاش ہو جائے رہا قید جہالت سے سماج

کاش ہو جائے وزارت میں ٹریننگ کا رواج

حضرت احسان دانش؛

اداریہ

انقلاب کی باتیں

پاکستان پیپلز پارٹی کی قائم مقام چیئرمین بیگم نصرت بھٹو آج کل اپنی تقریروں میں جن خیالات کا اظہار اور جس قسم کی زبان استعمال کر رہی ہیں وہ قومی اخبارات کی وساطت سے تقریباً ہر شخص کو معلوم ہے اور یقیناً موجودہ حکومت بھی ان کے ان خیالات و بیانات سے آگاہ ہے۔

بیگم صاحبہ نے راولپنڈی اور اس کے بعد لاہور کے جلسہ عام میں صاف صاف دھمکی آمیز انداز میں انتخاب کی بجائے انقلاب کا نعرہ بلند کیا اور اس کے بعد سے وہ مسلسل اسی اندازِ فکر کی تشہیر و ترویج کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ پیپلز پارٹی کے دیگر خطباء و مقررین کا بھی ذہن بگڑا ہوا ہے۔ اور وہ بھی اب پیپلز پارٹی کی قائمقام چیئرمین کی آواز پر غٹرغوں غٹرغوں کر رہے ہیں۔

بظاہر ان تمام تر آتش نوائیوں، شعلہ باریوں اور انقلاب انقلاب کی بے ہنگم صداؤں سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ پیپلز پارٹی ایک سوچے سمجھے منصوبے اور پروگرام کے تحت انتخابات کے صاف ستھرے عمل کو سبوتاژ کرنا چاہتی ہے۔ اس موقع پر انقلاب کی بے وقت راگنی کا مقصد ہی یہ ہے کہ ممکنہ حد تک ایسی فضا پیدا کر دی جائے کہ انتخابات وقت پر نہ ہوں۔ اس گروہ ناپرساں کو اب صاف طور سے انتخابات میں اپنی شکست کا اندازہ ہوتا جا رہا ہے۔ راولپنڈی اور لاہور کے جلسوں میں خاصی بھیڑ جمع کر لینے کے باوجود ابھی تک پیپلز پارٹی اپنی ذہنی الجھن کا شکار ہے کہ انتخابات میں حصہ لیا جائے یا نہ لیا جائے۔

ورنہ اگر پیپلز پارٹی اس تضادِ ذہنی کا شکار نہ ہوتی تو انتخابات کے بجائے انقلاب کے شوشے نہ چھوڑے جاتے۔ اگر پیپلز پارٹی انتخابات میں حصہ لینے کے سلسلے میں سنجیدہ ہوتی تو اسے اس قسم کا واویلا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

جب کہ پیپلز پارٹی کو اب بھی یہ دعویٰ ہے کہ عوام کی اکثریت اس کے ساتھ ہے اور وہ انتخابات میں بھرپور اکثریت سے کامیاب ہوگی۔ اگر یہ دعویٰ درست ہے تو پھر قول و عمل میں تضاد کی یہ وسیع خلیج کیوں حائل ہے؟

جہاں تک پیپلز پارٹی کے انقلاب برپا کرنے کی بات ہے تو عوام ان کھوکھلے دعووں سے بخوبی واقف ہیں۔ اور وہ ہر قیمت پر اس ملک میں تخریب کاروں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر وقت چوکنے اور مستعد ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی موجودہ حکومت کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس تخریبی عنصر کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور ان تقریروں اور تحریروں سے نوٹس لیں جن کے ذریعہ ملک میں کشت و خون کرانے کے تخریبی عمل کو تقویت ملتی ہو۔

دوسری بات جو پیپلز پارٹی کی قائم مقام چیئرمین اور ان کے ہونہار سپوتوں کی طرف سے بار بار دہرائی جا رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ موجودہ انتخابی جنگ سرمایہ دار اور غریب عوام کی جنگ ہے۔ اس اعتبار سے یہ بات درست ہے کہ پیپلز پارٹی کی ٹکٹ پر الیکشن میں حصہ لینے والوں کی اکثریت قومی اتحاد کے امیدواروں کے مقابلے میں سرمایہ دار، جاگیردار اور صنعت کار رہے، بلکہ موزوں تر الفاظ میں ظالم غاصب اور خائن ہیں۔ اس لحاظ سے یہ انتخابی جنگ نہ صرف سرمایہ دار اور غریب عوام کی جنگ ہے، بلکہ سرمایہ داروں، جاگیرداروں، صنعت کاروں، غاصبوں لیٹروں خائنوں اور مسلسل استحصال کی چکی میں پسنے والے مظلوم اور غریب عوام کی جنگ ہے۔ اس کے برعکس کسی اور پس منظر میں اس حقیقت کو بیان کرنا تاریخ کا سب سے بڑا جھوٹ ہے جو پیپلز پارٹی کی قائم مقام چیئرمین اور ان کے مایہ ناز فرزندوں کو ہی زیب دیتا ہے۔



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۳۶

جمعۃ المبارک

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ ۴۵ ——— روپے
ششماہی ۲۳ ——— روپے
سہ ماہی ——— ۱۱/۵۰ روپے

فی پرچہ
ایک روپیہ

یکے از مطبوعات
جمعیت علماء اسلام پاکستان

... پرنٹر پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے ... لاہور سے شائع کیا

علماء کمزوری کی علامت کیوں سمجھے جاتے ہیں؟



مکرمی ایڈیٹر صاحب ترجمان اسلام! تسلیمات۔ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کے دورۂ بلوچستان کی آخری تقریر ارسال خدمت ہے جو انہوں نے جامعہ رشیدیہ کوئٹہ بلوچستان میں ختم دورہ تفسیر و جلسہ دستار بندی کے موقع پر فرمائی ہے۔ تقریر کے بعد پریس کانفرنس بھی جامعہ میں ہوئی جو بعد میں ساتھی آپ کو ارسال کر دیں گے یہ تقریر احقر نے ٹیپ ریکارڈ سے لفظ بہ لفظ تحریر کی ہے۔ : احقر: مولوی حسین احمد شرودی نائب مہتمم جامعہ ہذا

خطبہ مسنونہ کے بعد۔

میں آج اس تقریب سعید میں شریک ہو کر خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبریل علیہ السلام کو قرآن کریم کی منزل سنایا کرتے تھے۔ یہ قرآن کریم کی تلاوت کا مہینہ ہے۔ مجھے اس سے بھی مسرت ہوئی ہے کہ دورہ تفسیر کے طلباء آج فارغ ہوئے اور ان کی دستار بندی ہوئی۔ مگر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم ایک انقلابی کتاب ہے۔ قرآن مکہ میں جب پہلی دفعہ نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس طرح مخاطب فرمایا ہے:

یا ایہا المدثر ۔ قم فانذر
و ربک فکبرہ ۔ و ثیابک
فطہرہ ۔ والرجز فاھجرہ

کہ اے مدثر! چادر اوڑھے ہوئے (آپ چادر میں سوئے ہوئے تھے، چادر لپیٹی ہوئی تھی تو اللہ نے فرمایا) اب چادر میں اپنے آپ کو چھپانے کا وقت نہیں، چادر میں سونے کا وقت نہیں اب آپ پر ذمہ داری عاید ہوتی ہے کھڑے ہو جائیں اور لوگوں کو خدا کے عذاب سے ڈرائیں اور اپنے رب کی بڑائی بیان کریں۔

میرے محترم دوستو!

جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے قریش کے قبیلوں کو بلایا، جمع کیا۔ کوہ صفا کے قریب آپ نے ان سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

”آپ لوگوں نے میرا تجربہ کیا ہے آپ میرے بارے میں کیا سمجھتے ہیں کہ میں سچا ہوں یا جھوٹا؟“ تو سب نے بیک زبان کہا: آپ سچے ہیں۔ آپ کی چالیس سالہ زندگی جو قریش میں گذر رہی تھی کھلی کتاب تھی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں آپ کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے سے دشمن کی فوج آپ پر حملہ کرنے والی ہے، کیا آپ مجھے سچا سمجھیں گے یا جھوٹا؟

انہوں نے کہا:

ہم آپ کو سچا سمجھیں گے۔

تو آپ نے فرمایا:

میں تم کو عذاب خداوندی سے ڈراتا ہوں۔ توحید کی دعوت دیتا ہوں قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا۔!

جب آپ نے توحید کی تلقین کی تو آپ کے چچا ابولہب نے کھڑے ہو کر کہا: تبا لک الہذا جمعتنا۔؟ والعیاذ باللہ۔ خدا تجھے ہلاک کرے آپ نے ہمیں اس لیے جمع کیا۔

آپ کا چچا ابولہب جس نے آپ کے لیے بد دعا کی، لیکن یہ بد دعا خود ابولہب کو لگی۔ اور قرآن میں تبت یدا ابی لہب سورت نازل ہوئی تو یہ ایک انقلابی کتاب ہے اور اس نے انقلابی لوگ پیدا کیے۔ تیرا سال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انقلابی ساتھی پیدا کیے۔ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی اور بہت سے صحابہ سعد بن ابی وقاص، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ یہ سب آپ کے ساتھی ہوئے اور پھر وہ انقلاب آیا کہ آپ نے دیکھا کہ جو نور فاران کی چوٹیوں سے نکلا تھا سارے مشرق و مغرب میں پھیل گیا اور قرآن نے ان کو کہاں سے کہاں تک پہونچا دیا۔! اور ان کی زندگی میں تبدیلی آگئی۔ یہ قرآن نے ان میں نور ایمانی پیدا کر کے دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ جانتے تھے کہ ہماری موت و حیات کا مالک اللہ ہی ہے۔ ان کے سامنے دشمن کوئی چیز نہیں تھا۔

آپ مجھے معاف کیجیے۔ آج علماء جو قرآن کریم کے حامل ہیں جنہوں نے قرآن کی تدریس کی یہ انقلابی نہیں، بلکہ کمزوری کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ لوگ بھی ان کو کمزور سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ملا کیا کر سکتے ہیں اور مولوی خود بھی احساس کمتری میں مبتلا ہیں۔ ایک تو وہ انقلاب اور ایک آج کے حالات۔ آج کے دو بھائی ہیں۔ ایک ان میں مولوی ہے اور ایک عام کاروباری آدمی۔ لوگ عامی کو بہادر اور مولوی غریب کو بزدل اور صوفی کہتے ہیں۔

جب کہ ہیں دونوں ایک باپ کی اولاد - حالانکہ اس کے دل میں انقلابی کتاب ہے - اس کو صاحب عزم ہونا چاہیے تھا - دنیا پر اس کے کارنامے واضح ہو جاتے، لیکن معاملہ الٹ ہے -

آج آپ قوتِ ایمان اور مفاہیم سے استفادہ نہیں کر رہے ہیں - انہوں نے باطل کفر شرک، زندقہ، الحاد - تمام طاغوتی طاقتوں کو تہ و بالا کر دیا تھا - اب ظلم، کفر ہے سب کچھ ہے مگر آپ خاموش ہیں - ٹس سے مس نہیں ہوتے آپ کو یہ محسوس بھی نہیں ہوتا کہ آپ پر بھی کچھ ذمہ داری عاید ہوتی ہے - ! قرآن کا حامل تو بڑا جری ہوتا ہے - آیئے انقلاب لا کر قرآنی قانون کو نافذ کیجیے - بڑی قوت سے کام کریں اور دنیا سے منوالیں کہ آپ حامل قرآن اور مجاہد ہیں - اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی جانیں خرید لی ہیں : -

ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ -

یہ ایک تجارت ہے - قرآن نے فرمایا :

ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم -

اللہ نے اسکو تجارت سے تعبیر کیا ہے - یہ تمہاری جان اللہ کی ہے تمہاری نہیں ہے - تو اللہ اپنی چیز کیسے خریدتا ہے ؟ یہ اصل میں اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب الیم سے نجات دلا کر جنت عطیہ کے طور پر دے دیتا ہے - اللہ آپ کی جان آپکی سمجھ کر آپ سے خریدتا ہے یہ تو اللہ کا فضل اور احسان ہے کہ اسکی اپنی چیز اور خریدتا آپ سے ہے - !

میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ موت آنی ہے چاہے بستر پر اور چاہے چارپائی پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر، یا میدان جہاد میں بہادری کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے سرخرو ہو کر - یہ نہیں کہ جب آپ گھر میں ہوں گے تو تمہیں موت نہیں آئے گی یا باطل قوتوں کے ساتھ نہیں ٹکرائیں گے تو بہت دنوں تک زندہ رہیں گے، بلکہ باطل قوتوں کے ساتھ ٹکرا کر مرنے سے جنت ملے گی - خدا کے انعامات ملیں گے - اس لیے میں آپ سے اتنی بات ضرور کہوں گا کہ قرآن کے حاملین اتنا ضرور کریں کہ قرآن کی عزت وعظمت کو بڑھائیں اور ان میں حرارت، کا مظاہرہ ہو - یہ اگر کر لیا تو میں آپ کو

مبارک باد دیتا ہوں

اور پھر آپ یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں - !

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قومی و صوبائی اسمبلی کے اُمیدواران کا تعارف

الطاف حسین کے قلم سے

چوہدری نصیر الدین حیدر
امیدوار صوبائی اسمبلی
پی پی ۸۳ سمندری، فیصل آباد

نصیر الدین حیدر ضلع فیصل آباد کی معروف سیاسی و سماجی گوجر برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا خاندان زمیندارہ کے علاوہ تجارت کے پیشہ کو بھی اپنائے ہوئے ہے۔ علاقہ میں جب بھی ظلم و تشدد وحشت و بربریت کے خلاف تحریک اٹھی تو آپ کے خاندان نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔

نصیر الدین حیدر نے اپنی تعلیمی استعداد کو مسلم یونیورسٹی جیسی مشہور درسگاہ میں بڑھایا۔ کالج کے مختلف مباحثوں میں حصہ لیتے رہے کئی دفعہ مختلف پرائز بھی حاصل کیے۔ آپ مسلم فیڈریشن کی طلبہ تنظیم کے صدر رہے اور کالج کے دوران بھی بھرپور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے علاقائی فلاح و بہبود کی طرف بھرپور توجہ دی اور آپ ۱۹۵۹ء میں اپنے علاقہ کے بی۔ڈی ممبر بنے۔ ۱۹۶۰ء میں چیئرمین یونین کونسل بنے، ۱۹۶۱ء میں ڈسٹرکٹ کونسل لائل پور کے ممبر منتخب ہوئے اور اس طرح آپ کو ضلعی سطح پر عوام کی خدمات کا موقع ملا۔ آپ نے اپنے علاقہ کے مفاد کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ علاقہ بھر میں انتہائی عزت و تکریم سے دیکھے جاتے ہیں۔

آپ نے سیاست کے پُر خار راستوں کو گلے لگایا اور ذاتی مفاد، موقع پرستی کی خاطر کبھی ظالم و جابر کی حمایت نہ کی۔ پاکستان کے پہلے آمر ایوب خان کے خلاف ۱۹۶۵ء میں صوبائی اسمبلی کی نشست کے لیے امیدوار کھڑے ہوئے۔ اور ۱۹۷۰ء میں پیپلز پارٹی کے امیدوار کے مقابلہ میں آئے لیکن بہت کم ووٹوں سے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ اس وقت آپ طالب علم تھے لیکن حکومت نے آپ کو خطرناک جانا اور آپ کو تین ماہ کے لیے سزا کا حکم صادر کیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں بھی بھرپور حصہ لیا اور ضلع فیصل آباد سے مرزائیت کا جنازہ نکالنے کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے حالیہ تحریک نظام مصطفےٰ میں بھرپور حصہ لیا اور ۱۴ مارچ سے ۱۳ مئی تک جیل و بند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اور تقریباً ایک درجن سے زائد مقدمات آپ پر بنائے گئے۔

ان خدمات کے صلہ میں پاکستان قومی اتحاد نے آپ کو تحصیل سمندری سے صوبائی اسمبلی کا امیدوار نامزد کیا ہے۔ آپ کی پوزیشن انتہائی مستحکم ہے۔ اور کامیابی کے امکانات بالکل روشن نظر آ رہے ہیں۔

محمد عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ
امیدوار برائے صوبائی اسمبلی
حلقہ پی پی ۲۱۹، بہاولپور نمبر ۲
تحصیل احمد پور شرقیہ

محمد عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ نے میٹرک کا امتحان ۱۹۵۶ء میں صادق عباس ہائی سکول احمد پور شرقیہ سے، ایف اے کا امتحان ۱۹۵۸ء میں ایس ای کالج بہاولپور سے اور بی اے کا امتحان ۱۹۶۰ء میں ایس ای کالج بہاولپور سے امتیازی حیثیت میں پاس کیا۔ کالج کے دوران کالج میگزین کے اردو حصہ "نخلستانِ ادب" کا ایڈیٹر اور مابعد ایڈیٹوریل بورڈ کے صدر رہے۔

قریشی صاحب نے ۱۹۶۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے لاء کی ڈگری حاصل کی اور ستمبر ۱۹۶۲ء سے وکالت کر رہے ہیں۔ وکالت سول سائڈ (دیوانی) ہے۔ سال ۱۹۶۸ء میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن بہاولپور کے جنرل سیکرٹری رہے ہیں۔

اور سال ۱۹۷۵ء میں ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن بہاولپور کے جنرل سیکرٹری رہے ہیں۔

چوتھی آئینی ترمیم کے خلاف بار کی جانب سے قرارداد اور اس کے تابع بہاولپور ڈویژن کی بار ایسوسی ایشنوں کی طرف سے قرارداد پنج ترمیم کے لیے بہت کوشش کی۔ حتیٰ کہ ایک میٹنگ میں "بھٹو صاحب" کو چند حضرات نے (بھٹو کے استفسار) پر بتایا کہ اس ترمیم کے خلاف قرارداد پاس کرانے میں جنرل سیکرٹری (محمد عبداللہ قریشی) بہت زیادہ کوشاں رہے۔

(یاد رہے کہ بہاولپور میں ہائی کورٹ کا سرکٹ بنچ کام کرتا ہے، اور وہاں ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن قائم ہے۔

اس وقت صوبائی حلقہ نمبر ۲۱۹، تحصیل

احمد پور شرقیہ میں (شہری سیٹ) سے امیدوار ہیں تحریک کے دوران گرفتار ہو کر سنٹرل جیل بہاولپور میں رہے۔ ان کے مقابلہ میں پیپلز پارٹی کے امیدوار کے علاوہ چھ آزاد امیدوار ہیں۔ ووٹران کی مجملہ تعداد ۸۳۰۰۰ تراسی ہزار ہے۔ اور حلقہ کے پولنگ سٹیشنوں کی تعداد ۶۳ ہے۔ حلقہ میں انکی پوزیشن بہت اچھی ہے۔ جو آزاد امیدوار ہیں وہ صرف تھوڑے تھوڑے علاقہ تک محدود ہیں۔ جبکہ قومی اتحاد کے امیدوار کو تمام علاقوں سے ووٹ مل رہے ہیں۔ یہ سیٹ جمعیت العلماء کے حضرت مولانا گمانوی (حبیب اللہ صاحب گمانوی رحمتہ اللہ علیہ) کی سیٹ تھی۔ جس پر آپ نے سال ۱۹۷۰ء کے انتخاب میں نواب بہاولپور مرحوم کے صاحبزادہ سعید الرشید کے مقابلہ میں ۵۳ ہزار ووٹ حاصل کئے تھے۔ محمد عبداللہ قریشی حضرت گمانوی صاحب کے الیکشن ایجنٹ اور قانونی مشیر تھے اور اس انتخاب میں پوری کوشش سے حضرت صاحب کے لئے کام کیا ——— محمد عبداللہ قریشی قومی اتحاد کے سب ڈویژن احمد پور شرقیہ کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں!

نور عالم قریشی ایڈووکیٹ

امیدوار برائے صوبائی اسمبلی

حلقہ پی پی ۱۶۹، ملتان

نور عالم قریشی کو پنجاب گیر شہرت اس وقت حاصل ہوئی تھی جب انہوں نے بھٹو شاہی کے خلاف تحریک بحالی جمہوریت کی مہم میں بھرپور حصہ لے کر اپنی صلاحیتوں کا لوہا اپنے اور بیگانوں سے منوا لیا تھا۔

یہ وہی موقع ہے جب نور عالم قریشی، شمع جمہوریت پر جاں نثار کرنے والے ایک دستے کی قیادت کرتے ہوئے گلے میں قرآن کریم حمائل لئے ہوئے آگے بڑھے تو شقی القلب انسپکٹر پولیس ملتان شیر علی خان نے پولیس کی بھاری جمعیت کی موجودگی میں نور عالم قریشی کے گلے سے قرآن شریف چھین کر زمین پر پٹخ دیا تھا اور نور عالم کو تھپڑ رسید کئے تھے۔ نور عالم قریشی نے جیل یاترا کی تشدد برداشت کئے مگر آمریت کے سامنے سپر انداز نہ ہوئے اور ہوتے بھی کیوں؟ نور عالم اس قیادت پر اعتماد رکھتے ہیں جس نے بھٹو آمریت کے ایوانوں میں لرزہ طاری کیا ہوا ہے۔ اور جس کی ایک للکار سے قصرِ آمریت میں شگاف پڑ جاتے ہیں۔ نور عالم کے قائد، پاکستان قومی اتحاد کے قائد وہ مردِ درویش اور مردِ حق آگاہ ہیں جنہیں دنیا مفتی محمود کے نام سے جانتی ہے اور جو آج بھی بھٹو صاحب اور ان کے حواریوں پر خواب خور حرام کئے ہوئے ہیں۔

نور عالم قریشی نے تحریکِ ختم نبوت میں بھی اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ حصہ لیا اور اپنے ساتھ شانہ بشانہ ناموسِ رسالت کی حفاظت کی جنگ لڑی۔

نور عالم قریشی ملتان بار ایسوسی ایشن کے نائب صدر اور جمعیت علماء اسلام شہر کے ناظم عمومی ہیں۔ ۱۹۷۶ء میں بار کونسل نے آپ کو MIS-CONDUCT PROFESSION کمیٹی کا ممبر منتخب کیا آپ کالج کے دوران یونین کے جنرل سیکرٹری بھی رہے اور اکثر مباحثوں میں انعامات حاصل کئے آپ کو برادری کے تمام دھڑوں کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ حالیہ تحریک میں آپ نے اس زوردار طریقہ سے تحریک چلائی کہ آمریت کو ملتان سے وقت سے پہلے دیس نکالا مل گیا۔ آپ پر تقریباً بیس مقدمات چلائے گئے۔

نور عالم قریشی صاحب ملتان بار کے نائب صدر کا انتخاب اتنی بھاری اکثریت سے جیتے کہ جسکی مثال ملتان بار کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

مولانا حامد علی خان کی قومی سیٹ کے ساتھ ان کا صوبائی حلقہ ہے۔ پاکستان قومی اتحاد کے کارکن ان کے لئے شب و روز الیکشن مہم میں منہمک ہیں۔

خصوصاً ان کی برادری کے بوڑھے جوان اور عورتیں ان کی انتخابی مہم پر تن من دھن قربان کرنے میں دریغ نہیں کر رہے ان کے احباب کا حلقہ بھی کافی وسیع ہے۔ جو ان کے لئے ہر قسم کی صعوبتیں برداشت کرنے کے لئے میدانِ عمل میں موجود ہے۔ گزشتہ دنوں پی پی کے غنڈوں نے ان پر بزدلانہ حملہ کیا۔ تو ان کے جانثار ساتھیوں نے زبردست مزاحمت کی۔ نتیجتاً نور عالم کے ایک بہادر ساتھی محمد اقبال غنڈوں کی زد میں آ کر اس قدر زخمی ہو گئے کہ پندرہ بوتلیں خون دیکر ان کی جان بچائی گئی۔ لیکن نور عالم کو اس قسم کے بزدلانہ حملے اپنے مقصد اور مشن سے دست بردار نہیں کر سکتے۔

چوہدری فضل الٰہی تاجپوری

امیدوار صوبائی اسمبلی ۱۹

دینہ ضلع جہلم

چودھری فضل الٰہی تاجپوری دینہ کی مشہور سماجی شخصیت ہیں۔ آپ کی شرافت دیانتداری، خدمت و محنت کے دشمن بھی معترف ہیں۔

چوہدری فضل الٰہی ایک معزز، دینی و علمی خاندان کے فرد ہیں۔ آپ کے والد گرامی چودھری دیوان علی دیندار آدمی خاص طور پر علماء دیوبند کے دلدادہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چودھری صاحب کے خاندان کو مالی طور پر کافی خوشحال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ چودھری فضل الٰہی تاجپوری نے اپنے سرمایہ کو عوام کی میراث سمجھا۔ اور جہاں بھی عوامی فلاح کے لئے رقم کی ضرورت ہوئی ہے بے دریغ خرچ کیا۔

آپ کا آبائی گاؤں تاج پور ہے۔ جو کہ آزاد کشمیر کے میرپور ضلع کی تحصیل ہے۔ میٹرک تک آپ نے تعلیم وہیں سے پائی۔ آپ کے والد صاحب باوجود دولت کی فراوانی کے آپ کو دینی تعلیم دلوانے کے ارادہ پر مضبوطی سے قائم تھے کیونکہ علمائے دیوبند کے آپ بے حد شیدائی تھے اس لئے آپ کے والد نے آپ کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دارالعلوم دیوبند کے لئے روانہ کیا۔ جناب چودھری صاحب حضرت مدنی رح سے بہت متاثر ہوئے اور حضرت کی فہم و فراست سے اپنی جھولی بھری۔ وہی چیز آج

تک چودھری صاحب کا سرمایۂ افتخار ہے۔۔۔

تقسیم ہند کی وجہ سے دیوبند سے تعلیم مکمل نہ کر سکے اور بقیہ تعلیم گجرات میں آکر مکمل کی۔

۱۹۶۴ء میں چودھری صاحب نارپور سے دینہ ضلع جہلم میں رہائش پذیر تھے کیونکہ آپ کا علاقہ منگلا ڈیم میں آگیا۔ چودھری صاحب اپنے والد گرامی کی خواہش ہر چیز پر مقدم رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے اہلِ خاندان کی رہائش کے لئے زمین حاصل کی تو سب سے پہلے ایک مسجد اور دینی درسگاہ کے لئے بھی ایک معقول قطعہ اراضی خرید اگیا اور جامع مسجد دینہ اور جامع عربیہ تعلیم الاسلام دینہ آپ کے والد گرامی کی خواہش کی تکمیل کی شکل میں اہلیانِ پاکستان کی دینی خدمت میں مصروفِ کار ہیں۔ اسی درسگاہ میں تقریباً ۵۰ بچے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہیں قیام پذیر ہیں۔ اور ان کے قیام و طعام کا مدرسہ کفیل ہے۔ اس کے علاوہ چودھری صاحب نے دو پرائمری مدارس بھی کھولے ایک بچوں کے لئے ایک بچیوں کے لئے جسے نیشنلائز سے پہلے خوب محنت سے چلایا۔

الیکشن ۱۹۷۰ء کے بعد باقاعدہ جمعیت علماء اسلام کا عہدہ قبول کیا۔ یہ سب کچھ صرف مفتی محمود کی سیاسی بصیرت معاملہ فہمی اور پیچیدہ گتھیوں کو سلجھانے کی وجہ سے ہوا۔ ورنہ جمعیت کی خدمت عرصہ دراز سے کر رہے تھے۔ اور پھر اہلِ دینہ اور ضلع جہلم کے عوام نے دیکھا کہ تحریک ختم نبوت میں ایک منظم طریقے سے اسے چلانے کا سہرا چودھری صاحب کے سر ہے۔ کارکنوں کو معاشی طور پر پریشان نہیں ہونے دیا۔ اور آپ کی قیام گاہ نے تحریک کے مرکز کی حیثیت حاصل کر لی۔ اور کارکنوں کے قیام و طعام کا بندوبست بھی چودھری صاحب کے ذمہ رہا۔

ان خدمات کے صلہ میں متحدہ محاذ ضلع جہلم کا آپ کو صدر بنا دیا گیا۔ اور اس دور پرفتن میں بھی چودھری صاحب کسی نہ کسی صورت میں سیاسی سرگرمیاں چلاتے رہے۔ اپوزیشن کے جتنے بھی قائدین دینہ میں تشریف لائے تو چودھری صاحب کو میزبانی کا شرف حاصل رہا ہے۔

چودھری فضل الٰہی تاجپوری دینہ کی حالت دیکھ کر کڑھتے ہیں کیونکہ نہ ہی یہاں واٹر سپلائی کا بہتر انتظام ہے نہ ہی بچوں کے لئے گراؤنڈ ہے۔ ہسپتال اور فلاحی اداروں کا قیام تو دور کی بات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ایک ادارہ "الاصلاح" بنا رکھا ہے جو کہ شہریوں کی بے لوث خدمت میں سرگرمِ عمل ہے!

جب پاکستان قومی اتحاد نے حکومت کی دھاندلیوں کے خلاف تحریک شروع کی۔ تو چودھری صاحب نے اس کی قیادت سنبھال لی۔ ۵ مارچ کو ضلع کے سب سے پہلے اسیر ہونے کا شرف بھی چودھری صاحب کو حاصل ہوا۔ آپ نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ حکومت کے خلاف کلمۂ حق بلند کیا۔ اس کے صلہ میں آپ کو شاہ پور سرگودھا میں لے گئے تحریک کے دوران تقریباً اڑھائی ماہ تک جیل میں رہے علاوہ ازیں تحریک کے دوران ضلع جہلم کی معاشی معاونت میں پیش پیش رہے۔ آپ کے مدِمقابل ملک عبدالقیوم ہیں جو کہ پیپلز پارٹی کے سابق صوبائی وزیرِ صحت تھے۔ ان کی پوزیشن کچھ نہیں۔ اصل مقابلہ چار آزاد امیدواروں سے ہے!

قاری اسد اللہ عباسی

امیدوار صوبائی اسمبلی

حلقہ مری ۸

الحاج قاری اسد اللہ عباسی جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کے امیر ہیں۔ عباسی صاحب جوان سال، عالم دین بے باک و شعلہ نوا مقرر اور عوام میں انتہائی عزت و تکریم کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ کیونکہ قاری صاحب عوام کے ہر دکھ درد میں ان کے ہمراہ ہوتے ہیں۔

عباسی صاحب نے ابتدائی تعلیم روات میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان دلّی سے پاس کیا۔ علوم دینیہ کی تشنگی پاکستان کی مشہور دینی اداروں سے بجھائی۔ خیرالمدارس ملتان سے شعبہ تجوید، مخزن العلوم خان پور سے دورہ تفسیر اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے عربی کتب پڑھیں۔

تعلیم سے فراغت پا کر دینی و سیاسی خدمات میں سرگرمِ عمل ہو گئے۔ شروع میں چھ سال نوشہرہ میں گزارے اور تدریسی میدان میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔۔۔ ۱۹۷۱ء کو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد جامع مسجد شرقیہ مری میں بحیثیت خطیب مقرر ہوئے۔ یہیں سے عباسی صاحب نے ملک و ملت کی خدمات کے لئے کام کی رفتار تیز کر دی۔ آپ کو تحصیل مری جمعیت علماء اسلام کا امیر چنا گیا۔ مری میں جمعیت کی تنظیم کو از سرِ نو منظم کیا۔ اور مری کو ۱۵ یونٹوں میں تقسیم کیا تا کہ کام ترتیب سے کیا جائے۔ ان ہی خدمات کی وجہ سے جمعیت علماء اسلام ضلع راولپنڈی کے نائب امیر کا عہدہ بھی آپ کے سپرد کر دیا۔

مری میں مدارسِ قرآنیہ کی تعداد ستر تک کر دی گئی۔ اور مولانا اسد اللہ عباسی کو انجمنِ مدارس قرآنیہ مری کا صدر بنا دیا گیا علاوہ ازیں مسلکِ دیوبند کے فروغ و ترقی کے لئے ایک ادارہ اشاعتِ اسلام قائم کیا جس کی امارت کا بوجھ بھی مولانا عباسی نے اٹھایا۔

۱۹۷۴ء میں تحریکِ ختم نبوت میں نمایاں کردار سر انجام دیا۔ ناموسِ رسول ؐ کے تحفظ کے لئے دفترِ جمعیت اور جامع مسجد شرقیہ کو مرکز بنا کر بھرپور کام کیا۔ مری میں مرزائیوں کا مکمل طور پر جنازہ نکال دیا گیا۔ یہاں ان کا ایک معبد تھا جس پر قبضہ کر کے نئے سرے سے اسے مسجد ختم نبوت میں تبدیل کر دیا۔ جو اب اسلام کے لئے ایک اور مرکز کی حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ آپ حالیہ تحریک میں اپنے علاقے سے ۱۸ مارچ کو گرفتار ہوئے۔ اور ۲۶ مئی تک آپ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اس تحریک میں آپ پر چھ مقدمات

ادبی شہ پارے

مولانا ابوالکلام آزادؒ

مولانا آزادؒ فرماتے ہیں:

خدا کو استبداد پسند نہیں، جو لوگ ارباب اقتدار ہوں دولت و حکومت رکھتے ہوں، انسانوں پر ان کا تصرف ہو، دنیا کی ہر ایک چیز پہ انہیں فرمانروائی کی طاقت دی گئی ہو پھر اتنی نعمتیں ملنے پر بھی خدا کو بھول جائیں مستبد بن بیٹھیں، قانونِ الٰہی کو توڑنے لگیں، نظامِ اسلام کی توہین کریں، استبداد میں اتنا غلو رکھتے ہوں کہ انسان ہو کر خدا بن بیٹھیں اور اپنے آئین استبداد کے خلاف کسی کی کچھ بھی سماعت نہ کرتے ہوں تو ایسی قوم کو اسکی غلط کاریوں سے اعلانیہ آگاہ کر دینا چاہیئے۔ علم حق و حروف لے کر مفاسد و منکرات کے خلاف آمادۂ جہاد ہو جانا چاہیے اور نہایت آزادی و استقلال کے ساتھ اس طرح اس خطرناک و سنگلاخ وادی میں قدم رکھنا چاہیے کہ یہ طلسم ٹوٹ جائے اور دنیا میں خدا کی پادشاہی قائم ہو جائے۔"

مرسلہ: رفیع اللہ شاہ ہزاروی۔

امیدوارانِ قومی و صوبائی اسمبلی

توجہ فرمائیے

کیا آپ نے الیکشن ایجنٹ کی تقرری کی ہے؟

ہر امیدوار اپنا ایک الیکشن ایجنٹ مقرر کر سکتا ہے۔ الیکشن ایجنٹ کا نام اس فہرست رائے دہندگان میں ہونا ضروری ہے جس حلقہ سے امیدوار الیکشن میں حصّہ لے رہا ہے۔

الیکشن ایجنٹ کی تقرری کے لیے امیدوار کو تحریری طور پر متعلقہ ریٹرننگ افسر کو مطلع کرنا ہوگا جس میں مقرر کردہ ایجنٹ کا نام، اس کی ولدیت اور پورا پتہ درج ہوگا۔

الیکشن ایجنٹ قانونی طور پر مجاز ہوگا کہ الیکشن کے تمام معاملات میں امیدوار کی نمائندگی کرے۔ امیدوار الیکشن ایجنٹ کو بدل بھی سکتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد کسی اور کا تعین بھی کر سکتا ہے۔ اگر کوئی امیدوار الیکشن ایجنٹ مقرر نہیں کرتا تو وہ اپنا الیکشن ایجنٹ خود ہی تصور کیا جائے گا۔ یعنی وہ خود ہی امیدوار اور خود ہی الیکشن ایجنٹ ہوگا اور الیکشن کے ہر معاملے میں اسے خود ہی پیش ہونا ہوگا۔ الیکشن ایجنٹ مقرر کرنا قانونی طور پر لازم نہیں ہے۔ یہ صرف امیدوار کی اپنی سہولت کے لیے [illegible] وہ الیکشن ایجنٹ مقرر کرے۔ جو اس کے الیکشن امور کی نگہداشت کر سکے۔

اس طرح الیکشن کے معاملات میں امیدوار کی غیر حاضری قانونی طور پر قابل اعتراض نہیں ہوگی اور الیکشن ایجنٹ کی حاضری ہی کافی سمجھی جائے گی۔

سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے آنرز
آفس سیکرٹری انتخابات

صوبہ سندھ سے قومی اتحاد کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے والے جمعیۃ کے صوبائی اور قومی امیدوار

قومی امیدوار

۱۔ سکھر۔ مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف سکھر ۱ این اے ۱۵۹
۲۔ جیکب آباد میر صبح صادق صاحب کھوسہ جیکب آباد ۱ این اے ۱۵۵
۳۔ کراچی مولانا زکریا صاحب مدرسہ انوار العلوم ۱۱ این اے ۱۹۲

صوبائی امیدوار

۱۔ میر واحد بخش بجارانی، کندکوٹ جیکب آباد ۲ پی ایس ۱۲
۲۔ سید احمد شاہ صاحب ٹل جیکب آباد ۳ پی۔ ایس ۱۳
۳۔ سید محمد شاہ صاحب امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ گڑھی یاسین ضلع سکھر ۲ پی ایس ۸
۴۔ مولانا محمد مراد صاحب پنو عاقل ضلع سکھر۔ مدمقابل حاجی خان مسلم لیگ سکھر ۴ پی ایس ۴ اب تک موجود ہے آزاد کی صورت میں۔
۵۔ جان محمد صاحب بروہی روڈ نواب شاہ (ضلع) ۹ پی ایس ۲۴
۶۔ پیر فارق صاحب نوشہرہ فیروز نوابشاہ ۳ پی۔ ایس ۱۸
۷۔ حاجی علی نواز صاحب راہو ننڈ سعید آباد حیدر آباد ۱ پی ایس ۳۷ حیدر آباد
۸۔ مولانا عبدالقدوس صاحب قاسمی ٹھٹھہ سجاول ۲ پی۔ ایس ۶۶
۹۔ حاجی محمد حسین صاحب کاپڑیا کراچی ۳۴ پی۔ ایس ۹۹

مرسلہ
عبدالواحد صاحب ناظم دفتر صوبہ سندھ

۲۲ ستمبر کو ناصر باغ لاہور میں پاکستان قومی اتحاد کے زیر اہتمام ہونے والا عظیم الشان جلسۂ عام

مکمل رپورٹ

محمد زاہد بلند شہری

نمائندۂ ترجمان اسلام

لاہور

قذافی، شاہ خالد اور شاہِ ایران

بھٹو کے نہیں

پاکستان کے عوام کے دوست ہیں

مولانا مفتی محمود

پاکستان قومی اتحاد کے صدر جناب مولانا مفتی محمود نے اپنی تقریر میں کہا کہ :

پاکستان قومی اتحاد کی حکومت ۱۸ ؍ اکتوبر کو قائم ہو جائے گی اور بھٹو حکومت انشاء اللہ اب نہیں آئے گی۔ بھٹو ازم اب نہیں چل سکتا

انہوں نے کہا کہ :

ہماری حکومت کی بنیاد قرآن اور سنت پر ہوگی۔ اس کے بغیر یہاں کوئی نظام نہیں چل سکتا۔

انہوں نے کہا کہ :

ہم نے تیس برس بہت انتظار کیا ہے ہمارا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ اب ایسا نہیں ہو سکتا کہ

" ہم بھی ہوں اور اسلام کی حکمرانی نہ ہو "

بھٹو کہتا ہے کہ میری اسلامی حکومتوں سے دوستی ہے۔ کرنل قذافی، شاہ ایران شاہ خالد میرے ذاتی دوست ہیں۔ انہوں نے اس دعویٰ کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا کہ :

قذافی، شاہِ ایران، شاہ خالد پاکستان کے عوام کے دوست ہیں۔ پاکستان قومی اتحاد اسلامی ملکوں سے روابط اور مستحکم کرے گا۔ ہماری خارجہ پالیسی مسلمان ملکوں کے ساتھ مستحکم اور پرخلوص تعلقات کی بنیاد پر ہوگی۔

ہماری حکومت میں غریبوں کے ساتھ کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ اگر عوام بھوکی ہوگی تو ہم بھی بھوکے ہوں گے۔

انہوں نے واشگاف الفاظ میں اعلان فرمایا کہ قومی اتحاد غریبوں کے مسائل حل کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھے گا۔ قومی اتحاد کے رہنما خود کو قوم سے الگ تھلگ نہیں رکھ سکتے۔ مفتی صاحب نے ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جسکا ہمسایا بھوکا ہو اور وہ پیٹ بھر کر سو جائے۔

انہوں نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ کام کریں اور لیڈروں کے جذبے کو زیادہ سے زیادہ تقویت پہونچائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں آپکے جذبے کو دیکھ کر آپکے سامنے آیا ہوں۔

> اب ایسا نہیں ہو سکتا کہ
>
> **ہم بھی ہوں اور اسلام کی حکمرانی نہ ہو**
>
> مفتی محمود مدظلہ

نوابزادہ نصر اللہ خان

پاکستان قومی اتحاد کے نائب صدر اور پاکستان جمہوری پارٹی کے صدر جناب نوابزادہ نصر اللہ خان نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ یہ تحریک جو کہ نظامِ مصطفٰے کے قیام کے لیے چلائی گئی پہلی تحریک ہے کہ جس میں **ایک ہزار** افراد شہید اور ایک لاکھ جیل میں قید ہوئے اور ہزاروں افراد زخمی ہوئے۔

انہوں نے کہا کہ :

اکثر تحریکوں میں گرفتار ہونے والے مجبوراً پانچ یا دس فی صد تک معافی مانگ لیتے ہیں؛ مگر اس تحریک میں کسی نے

قومی اتحاد کی حکومت کاشتکاروں میں سرکاری زمین مفت تقسیم کردیگی نوابزادہ نصر اللہ خان

معافی نہیں مانگی۔ اس میں قومی اتحاد کی قیادت کے ساتھ عوام نے شانہ بشانہ کام کیا۔ ۸ مارچ کو تاریخ نے یہ دیکھا کہ اسی دن قومی اتحاد کے ۳۸ امیدواروں کی کامیابی کے باوجود ہم نے کہا کہ ہم ایسی اسمبلی پر لعنت بھیجتے ہیں ہم نے اعلان کیا کہ ہم قومی اسمبلی کے نتائج کو مسترد کرتے ہیں کراچی سے لے کر خیبر تک قومی اتحاد کے صوبائی امیدواروں نے بائیکاٹ کیا، کراچی سے خیبر تک کوئی قومی اتحاد کا صوبائی اسمبلیوں کا امیدوار ایسا نہ تھا جس نے صوبائی اسمبلی کے انتخابات کا بائیکاٹ نہ کیا ہو پاکستان قومی اتحاد نے ایسے نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا کہ پولیس۔ F.S.F اور فوج کے تشدد کے باوجود تحریک روز بروز شدید تر ہوتی گئی۔ انہوں نے کہا یہ تحریک پہلی تحریک تھی جو بغیر لیڈر شپ کے چلتی رہی

نواب صاحب نے کہا کہ اللہ کے کرم اور فضل سے بھٹو کا دور ختم ہو چکا ہے۔ اس کے دور میں نشر و اشاعت کے ادارے ریڈیو ٹی وی اور اخبارات پر پابندی تھی تشدد اور ظلم کے ذریعے عوام کو دبانے کی کوشش کی سیاسی افراد کو قتل کیا۔ ذرائع ابلاغ کو اپنی ذاتی تشہیر کے لیے استعمال کیا۔ جب بھی ٹی وی کھولو انہی کی تشہیر ہوتی تھی۔

انہوں نے کہا کہ پچھلے دنوں راولپنڈی میں P.P.P نے جلسہ کیا۔ اس میں شرکت کے لیے ۸ سو بسوں میں لوگوں کو مختلف جگہوں سے بھر بھر کر لایا گیا جب کہ ہم نے عوام کو لانے کے لیے کوئی انتظام نہیں کیا اس کے باوجود جلسہ ان سے کامیاب رہا ہے۔

نواب زادہ نصر اللہ خان نے کہا کہ بھٹو زہر کا پیالہ پی رہا ہے۔ انہوں نے اس پروپیگنڈے کو جھوٹ قرار دیا کہ پنجاب کے دیہات کے عوام پیپلز پارٹی کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بڑا جھوٹ اور نہیں ہو سکتا۔ پنجاب کے ہمارے دیہاتی بھائیوں نے اس تحریک میں عبادت سمجھ کر حصہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک غریب کاشتکاروں کا تعلق ہے ہم حکومت میں آتے ہی تمام سرکاری زمین ان میں مفت تقسیم کر دیں گے۔ اس طرح قومی پیداوار میں اضافہ ہو گا۔ کچی آبادیوں کے قرضوں پر جو سود در سود لیا جاتا ہے اس سود کو کالعدم کر دیا جائے گا۔ اور تقاوی قرضوں پر کاشتکاروں سے سود نہیں لیا جائے گا۔

نواب زادہ نصر اللہ صاحب نے کہا کہ کچی آبادیوں کے عوام قومی اتحاد کی قیادت پر اعتماد کرتے ہیں تو ہم قوم سے کیا ہوا نظام مصطفےٰ کے قیام کا وعدہ پورا کریں گے۔

انہوں نے مارشل لاء حکام کو یاد دلایا کہ وہ باتیں جو مسٹر بھٹو اور قومی اتحاد کے درمیان معاہدے کے تحت طے ہو چکی تھی۔ ان کو پورا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر بھٹو اور پی۔ این۔ اے کے درمیان ۳۲ مطالبات میں سے ۳۱ مطالبات پر فیصلہ ہو چکا تھا اور مسٹر بھٹو نے ۳۱ مطالبات مان لیے تھے۔ نواب صاحب نے کہا کہ میں مارشل لاء حکام کو بھی یاد دلاتا ہوں کہ بھٹو نے اپنے دور میں آئین میں ختم نبوت کی ترمیم کو چھوڑ کر جو کہ عوام کے مطالبہ پر کی گئی تھی، جو یکطرفہ ترامیم کی گئیں ہیں، اس کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ ۱۸ اکتوبر کو قومی اتحاد کامیاب ہو گا اور ۲۰ اکتوبر کو قومی اتحاد کی حکومت بنے گی۔ قوم سے میری درخواست ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اپنا تعاون اور حمایت جاری رکھیں۔

پروفیسر غفور احمد

پاکستان قومی اتحاد کے جنرل سیکرٹری اور جماعت اسلامی کے رہنما نے اپنی تقریر میں کہا کہ تحریک نظام مصطفےٰ اور آمریت کے خلاف تحریک سرحد بلوچستان اور سندھ میں بھی چلی مگر آفرین ہے پنجاب کے عوام پر جنہوں نے جس جوش جذبے جرات اور بہادری سے پیپلائی ظلم و تشدد کا مقابلہ کیا آمریت کا خاتمہ کیا آپ یقیناً اس قابل ہیں کہ آپ کو فاتح بھٹو کہا جائے۔

انشاء اللہ پاکستان میں بھٹو کی حکومت دوبارہ نہیں آئے گی۔ کوئی ظلم اور تشدد کرنے والا دوبارہ اس ملک میں برسر اقتدار نہیں آ سکتا۔ اب بدحالی کی جگہ خوشیاں آئیں گی۔ اور بدامنی کی جگہ امن و سکون کا دور دورہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ قومی تحویل میں سے واپس لی جانے والی ملوں میں مالکان مزدوروں کی چھانٹی کر رہے ہیں ہم یہ چھانٹی برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ قومی اتحاد برسر اقتدار آ کر دیہات گاؤں اور قصبوں میں ہسپتال سکول کالج اور سڑکیں تعمیر کرے گا۔ اور تمام دیہی ترقیاتی منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ انہوں نے خواتین کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کو ان کے مکمل حقوق دیئے جائیں گے اور انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک کو جنت کا نمونہ بنائیں گے۔

بیگم نسیم ولی خان

پاکستان قومی اتحاد کی لیڈر اور نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کی رہنما بیگم نسیم ولی خان نے کہا حقیقت یہ ہے کہ آج آپ لوگوں کو دیکھ کر میں اپنی تقریر بھول گئی ہوں۔ اور آپ کی جرات اور جذبہ ایمانی کو دیکھ کر میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ آپ کو خراج تحسین پیش کروں۔ میں لاہور کے ان شہداء کو سلام کرتی ہوں جنہوں نے اپنی زندگی کے دیئے بجھائے اور گولیوں کو سینوں سے روکا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی قوم زندہ بن چکی ہے۔ اس قوم کو شکست نہیں دی جا سکتی۔ شہداء کے متعلق انہوں نے کہا کہ شہداء زندہ ہیں ان کو مردہ نہیں کہا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ آج جو مہربانی خدا نے کی ہے وہ پوری قوم کی قربانیوں کا صلہ ہے۔ اس قوم نے اپنے بچوں کو قربان کیا۔ لاٹھیوں گولیوں اور تشدد کو برداشت کیا۔ انہوں نے کہا کہ قوم کفن پہن کر نکلی کہ ماریں گے یا مر جائیں گے

انہوں نے اس پروپیگنڈے کی کہ نظام مصطفےٰ آئے گا تو لوگوں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔ سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا کہ آپ بتائیں کہ ہاتھ چوری پر کاٹے جاتے ہیں یا بغیر چوری کے؟ ہاتھ چوری پر کاٹے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب اسلامی نظام آئے گا تو چوری کی ضرورت نہیں رہے گی۔ انہوں نے سابقہ دور کے متعلق کہا کہ بھٹو کا دور حکومت تاریخ کا بدترین دور ہے اس دور میں غنڈا گردی کی انتہا کر دی

گئی تھی اس کے باوجود مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ الیکشن ہم جیتیں گے۔ اگر الیکشن انہوں نے جیتنا ہے تو بتائیں کہ کیا یہ لوگ جو آج موجود ہیں فرشتے تو نہیں ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم آج فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ آج اس ملک میں ماتموں اور چوروں کی حکمرانی نہیں۔

بیگم نسیم ولی خان نے کہا کہ ہمیں ایک اور مرحلے سے گزرنا ہے وہ مرحلہ انتخابات کا مرحلہ ہے انتخابات قریب آرہے ہیں۔ آپ ووٹ ان لوگوں کو دیں گے جن کے متعلق آپ کا دل کہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو حق پر ہیں۔ انشاء اللہ فتح حق کی ہوگی شہیدوں کا لہو ضرور رنگ لائے گا۔ ہماری قائم ہونے والی حکومت میں ظلم و تشدد نہیں ہوگا۔ ۱۸ اکتوبر کی صبح آپکی صبح ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ میں آج لاہور کے غیور عوام کو ان کی قربانیوں پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

چوہدری ظہور الٰہی شیر پنجاب

پاکستان قومی اتحاد کے ایک راہنما اور مسلم لیگ کے ممتاز لیڈر جناب چوہدری ظہور الٰہی نے اپنی تقریر میں کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں آپ کے سامنے سرخرو کھڑا ہوں اور بدکردار بھٹو جس کا انجام مردار سے بھی بدتر ہوگا جیل میں ہے

انہوں نے کہا کہ دوسرے صوبے پنجاب کو طعنہ دیتے تھے مگر میں نے امریت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس دھبہ کو دھو ڈالا ہے۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ پنجاب کے عوام نے کامیاب تحریک چلا کر اپنی ماؤں کا دودھ حلال کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے بھائیوں کو تحریک میں قربانیاں دینے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں

انہوں نے کہا کہ جب مجھے کراچی جیل بھیجا گیا تو کراچی کے لوگ کہتے تھے کہ لاہور کو کیا ہو گیا مجھے یہ سن کر شرم محسوس ہوتی تھی میں نے اس موقع پر کہا کہ وہ دن قریب ہے جب اس ملک سے بھٹو آمریت ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت ایسا بھی آیا جب آپ لاکھوں کی تعداد میں آمریت کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے۔ اب جب کہ میں آپ کے درمیان میں ہوں اور آپ کی طرف سے چلائی جانے والی تحریک نظام مصطفیٰ نے مجھے اور سرخرو کر دیا ہے، انہوں نے کہا کہ کراچی نے بھی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے مگر جو جوش و خروش اور جو کام لاہور نے کیا وہ کسی نے نہیں کیا لاہور کو ایک خاص مقام حاصل ہے میں ان مزدوروں طالبعلموں ماؤں بہنوں، وکیلوں اور غریب محنت کشوں کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے ظلم و تشدد اور آمریت کا مردانہ وار مقابلہ کر کے تحریک نظام مصطفیٰ کو کامیاب بنایا۔ اور ایک دن کی ہڑتال کی بجائے۔ اس وقت تک ہڑتال کی جب تک کہ ایک آمر چلا نہیں گیا۔

چوہدری ظہور الٰہی نے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں ان شہدا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے گولیوں کے سامنے سینے تانے اور ان نوجوانوں کو جنہوں نے ہتھکڑی کو زیور سمجھ کر پہنا۔ اور ان ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو جنہوں نے سڑکوں پر نکل کر تحریک نظام مصطفیٰ میں حصہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ قربانیاں صرف اس لیے نہیں دی تھیں کہ صرف ایک آمر چلا جائے بلکہ اس لیے دی تھیں کہ اس کا مکمل خاتمہ ہو۔

انہوں نے مارشل لا حکام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ میں مارشل لا حکام سے مطالبہ کرتا ہوں کہ بھٹو کی بدعنوانیوں آمریت کے نفاذ پر محاسبہ کیا جائے انہوں نے کہا کہ میں نہیں بلکہ خواجہ رفیق شہید اور تاجپورہ میں چھوٹے چھوٹے بچوں کے قتل عام کا حساب لینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام بدعنوانیوں کے صلے میں ان کو تختہ دار پر لٹکایا جائے۔

انہوں نے جوشیلے انداز میں کہا کہ ہم نے بھٹو سے اس ایک ایک لفظ کا بدلہ لینا ہے جو اس نے پنجاب کے عوام کے خلاف کہا ہے۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ جب بھٹو یہ کہہ رہا تھا تو میں نے اسمبلی میں کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب پنجاب کا بچہ بچہ غازی بنے گا۔ انہوں نے بھٹو کے دور حکومت میں سمن آباد سے نکالی جانے والی [illegible] ہمیں سمن آباد سے اٹھائی جانے والی عزیز بیٹیوں کا بھی بدلہ لینا ہے جنہیں ظالم عصمت دری کے لیے لائے تھے۔ انہوں نے بھٹو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ عوام کی پیداوار ہیں اگر وہ عوام کی پیداوار ہیں تو عوام میں آکر دیکھے عوام کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے اس سے کوئی چیز قابل قبول نہیں ہوگی کہ بھٹو اور اس کے ساتھیوں کو جن کے ہاتھ خون سے رنگے ہیں ان کو پھانسی دی جائے انہوں نے کہا کہ حفیظ پیرزادہ ذلیل ترین آدمی ہے۔

انہوں نے کہا کہ نواب شاہ کے چوک میں کھڑا کر کے پنجاب کی بیٹی کو جس طرح نیلام کیا گیا ممتاز بھٹو سے اس کا بدلہ بھی لینا ہے۔ انہوں نے تالیوں کی گونج میں کہا کہ ہم نے بھٹو سے ایک ایک پائی کا حساب لینا ہے۔ بھٹو نے اپنے دور حکومت میں غریب عوام کو بے دردی سے لوٹا کروڑوں روپوں سے اپنی تجوریاں بھریں۔ سب سے پہلے ان کا محاسبہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ظالم کے محاسبہ اور برائی کے ہمیشہ کے لیے خاتمہ کے بعد خدا کے فضل اور آپ کی قربانیوں کے صلے میں نظام مصطفیٰ کا قیام عمل میں آئے گا یہ ہرگز رک نہیں سکتا۔ اس کے بعد ایک ملک میں معاشی و مسائل حل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو نے صوبہ پنجاب میں ۱۵ لاکھ اور صوبائی دارالحکومت لاہور میں ۵ لاکھ کچی آبادیوں کے مکینوں سے جھوٹے وعدے کیئے ان کا استحصال کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ میں کچی آبادیوں کے سلسلے میں تین چار مرتبہ ملا ہوں۔

انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ صوبہ پنجاب کی تمام کچی آبادیاں ۱۸ اکتوبر سے قبل تک پکی کر دی جائیں گی اس سے قبل بھٹو نے اپنے دور حکومت میں غریب عوام سے صرف جھوٹے وعدے کیے انہیں نت نئے نعروں سے ورغلایا ان سے جلوس نکلوائے گئے۔ مگر غریب اور کچی آبادیوں کے مکینوں کے لیے کچھ نہیں کیا انہوں نے کہا کہ لاہور میں کچی آبادیوں کے مکینوں کو شہری سہولتیں فراہم کرنے کے لیے پاکستان قومی اتحاد کی جانب سے میں نے ایک شعبہ قائم کیا ہے جس [illegible]

اسمبلی کے امیدوار شامل ہیں یہ شعبہ ان آبادیوں میں تمام شہری سہولتیں فراہم کرنے کے سلسلے میں ضروری اقدامات اٹھانے کی تجویز مرتب کرے گا۔

انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد کی حکومت میں کوئی بھوکا نہیں ہوگا۔ بچپن سے جوانی تک بچوں کی تعلیم کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی اور تعلیمی اداروں میں فرق ختم کر دیا جائے گا۔ ایچی سن کالج بھی ختم کر دیا جائے گا مزدور اور افسر کا بیٹا ایک ساتھ تعلیم حاصل کریں گے اور ملک میں مزدوروں کا کارخانوں سے نکالا جانے کا سلسلہ بند کر دیا جائے گا۔

اقلیتوں کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے کہا کہ اقلیتوں کو وہ تمام حقوق حاصل ہونگے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں ان کے بچے بھی اپنی مرضی کے مطابق تعلیم حاصل کریں گے

انہوں نے کہا کہ ہمارے دور حکومت میں ہر شخص کو آزادی ہوگی مگر ایسی آزادی جس میں غریب کو روٹی کپڑے مکان کے علاوہ عزت نفس کا تحفظ بھی دلایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک بدعنوان آمروں کا محاسبہ مکمل نہیں ہو جاتا ہم

انہوں نے پیپلز پارٹی کے کارکنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ میں پیپلز پارٹی کے اپنے ان بھائیوں سے جو غیر متوقع حالات کی بنا پر پیپلز میں چلے گئے تھے اپیل کروں گا کہ وہ آئیں اور تحریک نظام مصطفیٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

خان محمد اشرف خان نے کہا کہ راولپنڈی میں پیپلز پارٹی کے جلسے میں نصرت بھٹو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر بھٹو باہر ہوتا تو ہم بہت کچھ کرتے میں ان سے پوچھتا ہوں کہ بھٹو نے سیکورٹی فورس فوج پولیس اور تمام سرکاری ذرائع ہوتے کے باوجود انہوں نے ہمارا کیا کر لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپریل کو جب بھٹو کے محل کے گھیراؤ کے دن باوجود سخت انتظامات کے صبح دس بجے شہید چوک پہنچ گیا۔ اس وقت زندگی اور موت میں چند لمحوں کا فرق تھا، موت اور زندگی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ بھٹو کی ابھی تک کوئی گولی ایسی نہیں بنی جو خان اشرف کے سینہ میں لگے۔

انہوں نے بھٹو کی بزدلی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے جب یہ کہا کہ ہم تحریک گلیوں اور سڑکوں کی بجائے تمہارے محل پر چلائیں گے اور گولی کا جواب گولی سے دیں گے۔ ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ پاکستان میں نہیں رہے گا۔ یہ بات سن کر ساری رات نیند نہیں آئی اس نے صبح ہی مولانا مفتی محمود کو ٹیلی فون کیا اور کہا کہ آپ نے خان اشرف کی تقریر سنی ہے اس نے گولی کا جواب گولی سے دینے کا اعلان کیا ہے اور میرے گھر کا گھیراؤ کرنے کے لیے کہا ہے مولانا مفتی محمود نے کہا خان اشرف نے ٹھیک کہا ہے اس نے قومی اتحاد کی ترجمانی کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ بھٹو برسراقتدار تو کیا اس میں سیاسی زندگی دوبارہ نہیں آسکتی۔ اور جو لوگ اس

مطالبات پورے کرتا ہے یا نہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک خدا ایک رسول ایک قرآن ایک کعبہ کو ماننے والے ایک جماعت بن جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اگر قومی اتحاد کے کسی لیڈر نے وعدہ خلافی کی تو اس کا حشر بھٹو سے بدتر ہوگا۔

سردار عبدالقیوم خان

★★ ——— ★★★★ ——— ★★★ ——— ★

پاکستان قومی اتحاد کے ایک راہنما اور جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر جناب سردار عبدالقیوم نے اپنی تقریر میں کہا کہ ۱۸ اکتوبر کے انتخابات پر دنیائے اسلام کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتخابات ہماری قوم کا امتحان ہیں۔ آپ انتخابات میں قومی اتحاد کو ووٹ دے کر یہ بات ثابت کر دیں کہ آپ نے بھٹو حکومت کے خلاف اور نظام مصطفیٰ کے لیے جو تحریک چلائی ہے وہ کامیاب رہی آپ اپنی صفوں میں نظم و نسق رکھیں انہوں نے کہا کہ ہمارے دشمن نظام مصطفیٰ کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ غریب مزدور اور محنت کشوں کو اسلام نے ان کا حق دیا ہے۔ اور عوام کی قوت کو اور مضبوط کرتا ہے۔

انہوں نے حضرت عمرؓ کے دور خلافت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ایک جلیل القدر صحابی خلیفہ کے سامنے ایک بدو اٹھ کر کہتا ہے کہ ہم جب تک

خان اشرف کو مارنے والی گولی بھٹو نے نہیں بنائی

انہوں نے کارکنوں سے کہا کہ وہ اپنے محاسبے کی قوت کو اسی طرح قائم رکھیں کہ کوئی آمر آئندہ اس قسم کے آمرانہ کاموں کی جرأت نہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ پاکستان قومی اتحاد ٹوٹ جائے گا۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ جب تک اس ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ نہیں ہو جاتا اس وقت تک پاکستان قومی اتحاد نہیں ٹوٹ سکتا۔

پاکستان

خان محمد اشرف خان قومی اتحاد کے

ایک ... پاکستان خاکسار تحریک کے صدر ...

کا ساتھ دے رہے ہیں ان کا بھی ۱۸ اکتوبر کو حساب ہوگا۔

خان اشرف نے تحریک کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے یہ تحریک صرف اس لیے نہیں چلائی تھی کہ بھٹو کو اتارا جائے اور نو میں سے کسی کو وزیر اعظم بنایا جائے ہمارا مقصد صرف اور صرف نظام مصطفیٰ کا قیام ہے۔

آپ کا فرض ہے کہ ۱۸ اکتوبر کو ہل پر مہر لگا کر قومی اتحاد کو کامیاب بنانا ہے۔ اور ۱۸ اکتوبر کے بعد قومی اتحاد کو ... کا امتحان ہوگا کہ اتحاد

آپ کی بات نہ سنیں اور نہ آپ کو خلیفہ مانیں گے جب تک کہ آپ یہ بتائیں کہ آپ کا کرتا کیسے بنا؟ جبکہ مال غنیمت میں سے سب کو ایک ایک چادر ملی تھی اور چادر میں سے کرتا نہیں بن سکتا۔ خلیفہ المسلمین نے کہا کہ اس کا جواب میرا بیٹا دے گا۔ عبداللہ بن عمرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ مال غنیمت میں سے سب کو ایک ایک چادر ملی تھی میں نے اپنے حصے کی چادر اپنے ابا جان کو دے دی ہے۔

سردار عبدالقیوم نے کہا کہ اس مثال دنیا میں

کوئی بھی پیش نہیں کر سکتا۔ ہم حکمرانوں کو غریبوں مزدوروں کا خادم بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی عورت کی آزادی کے قائل ہیں آوارگی کے قائل نہیں انہوں نے کشمیری مہاجرین سے کہا کہ آپ قومی اتحاد کا زور شور سے ساتھ دیں، انہوں نے کہا کہ پاکستان میں موجود تمام جموں و کشمیر کے باشندوں کو ان کے مسائل حل کرنے میں مدد دی جائے گی۔

میاں طفیل محمد

---★★★★★★★★★★★★★---

پاکستان قومی اتحاد کے رہنما اور جماعت اسلامی پاکستان کے امیر جناب طفیل محمد صاحب نے کہا کہ میں لاہور کے جوانوں، ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور جیالوں کو ۸ مارچ سے ۵ جولائی تک کامیاب تحریک چلانے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں، انہوں نے کہا کہ پنجاب کے بارے میں بدگمانیاں پھیلائی جاتی ہیں مگر الحمدللہ ہے سیالکوٹ سرگودھا، ڈسکہ لائلپور، ملتان، لاہور، ساہیوال، گوجرانوالہ اور راولپنڈی کے جیالوں پر جنہوں نے اپنے خون سے ایسی تاریخ مرتب کی ہے جو ہمیشہ کے لیے سنہرے حروف سے لکھی جا چکی ہے ان قربانیوں نے پنجاب کے بارے میں بدگمانیوں کو دھو دیا ہے

وہ بھٹو کے خلاف محاسبہ کو تیز کریں۔ انہوں نے کہا کہ پشاور، راولپنڈی اور لاہور کے جلسوں سے پنجاب اور سرحد نے پاکستان قومی اتحاد کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پنجاب کے مارشل لاء حکام نے ۷۰ سے ۷۷ء تک جو ارکان قومی صوبائی اسمبلی ہیں سے گوشوارے طلب کیے ہیں۔ پنجاب کے علاوہ سرحد سندھ، بلوچستان میں سے کسی ارکان قومی و صوبائی اسمبلیوں سے گوشوارے طلب نہیں کیے۔

یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ مارشل لاء حکام کو ان تینوں صوبوں سے گوشوارے طلب کرنے چاہئیں ان کا بھی ہر قیمت پر محاسبہ ہونا چاہیئے پاکستان قومی اتحاد کی حکومت کا محاسبہ کرے گی

پاکستان کی اسمبلیوں وزارتوں اور صدارت سے اور حکومت سے بدعنوانیوں اور آمرانہ رجحانات کو ختم کر دے گی۔ میاں صاحب نے ــــ ”بھٹو کو پھانسی دو“ کے نعروں ــ کی گونج میں کہا کہ بھٹو صاحب کہتے ہیں کہ مجھے عوام کا فیصلہ منظور ہے آج عوام کا فیصلہ دیکھ لیں، انہوں نے کہا کہ پہلے کی طرح اپنے کاروبار کو چند روز کے

پنجاب کا دل دماغ اور تمام چیزیں پاکستان قومی اتحاد کے ساتھ ہیں، آج کے اس تاریخی اجتماع نے ۱۸ اکتوبر کے انتخابات کے لیے اس بات کی مہر لگا دی ہے کہ اس دن پیپلز پارٹی کا سورج غروب اور پاکستان قومی اتحاد کا سورج طلوع ہوگا اور کوئی ظالم اور آمر اس کے بعد اس سرزمین پر حکمرانی نہیں کر سکے گا انہوں نے کہا کہ پاکستان قومی اتحاد کی حکومت میں کوئی ظلم و تشدد نہیں ہوگا بلکہ شرافت انسانیت کے اس نظام رحمت میں محنت کش مزدور اور غریب عوام عیش کی زندگی بسر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نظام مصطفےٰ کا قیام مزدوروں اور غریبوں کو رحمت و سکون کا پیغام ہے۔ قومی اتحاد اس پیغام کو لے کر آیا ہے۔ ۱۸ اکتوبر کو سورج نظام مصطفےٰ کی خوشیاں لے کر طلوع ہوگا۔ انہوں نے کہا ہماری حکومت ایسی حکومت ہوگی جس کی انتظامیہ صاف ستھری اور بددیانتی سے یکسر پاک ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان قومی اتحاد ایک کمیشن قائم کرے گا جو ہر ظلم کرنے والے حکمران کے خلاف مظلوم [illegible] کی فریاد پر فوری فیصلہ کر کے ظالم کو سزا دے گا۔ اس طرح معاشرہ صاف ستھرا ہوگا اور باہر سے آنے والا یہ کہہ سکے گا کہ ------ یہ ملک غلامان مصطفےٰ والوں کا ملک ہے

ہم بیرونی ممالک سے شراب، پانی، جوتے اور سگار نہیں منگوائیں گے

ہم آبِ زم زم منگوائیں گے

میاں طفیل محمد نے بھٹو پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اپنے ملک کو دولخت کیا ۹۰ ہزار فوج کو قید کرایا اور آدھے ملک پر اکثریت کا دعویٰ کرتے ہوئے مارشل لاء کالے قوانین ڈی پی آر پولیس اور سیکورٹی فورس کے ذریعے حکومت کر کے آمرانہ نظام قائم کیا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی والے آج ایسی حکومت کو طعنہ زنی کر رہے ہیں جس نے پاکستان اور پاکستانی قوم کو F.S.F پولیس کالے قوانین اور خصوصی ٹریبونلوں سے نجات دی ہے۔ اور اب جب کہ بھٹو کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اس جیسے آمر یا اس کے ساتھیوں کو دوبارہ آنے کا موقع نہیں ملنا [illegible]

لیے معطل کر کے جوش و خروش سے انتخابی مہم میں حصہ لینا چاہیئے کہ بھٹو ازم گہری قبر میں دفن ہو سکے

مولانا شاہ احمد نورانی

پاکستان قومی اتحاد کے رہنما اور جمعیت علماء پاکستان کے صدر جناب شاہ احمد نورانی نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں لاہور کے جیالے عوام کو اتنا بڑا عظیم الشان جلسہ کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے پاکستان قومی اتحاد [illegible]

انہوں نے کہا کہ بھٹو کی طرح پیرس، لندن، نیویارک سے شراب اور پانی یا جوتے نہیں منگوائے جائیں گے بلکہ ہم صرف آبِ زم زم منگوائیں گے۔ ہم نے اس بات کا تہیہ کر لیا ہے کہ ہر قسم کی بدعنوانی کو ختم کریں گے۔

آپ ۱۸ اکتوبر کو پولنگ اسٹیشنوں پر جس طرح ہجوم عاشقاں کی طرح جائیں اور ریلٹ بکس جب کھولے جائیں تو معلوم ہوگا کہ نظام مصطفےٰ کے علاوہ اور کوئی ووٹ ہی نہیں پڑا

میں پھر کہتا ہوں کہ آپ اس سلسلے میں بالکل غفلت نہ کریں [illegible] کام کریں

ملک محمد قاسم

پاکستان قومی اتحاد کے ایک بیدار اور پاکستان مسلم لیگ کے راہنما ملک محمد قاسم نے اپنی تقریر میں کہا کہ اب بھٹو کی بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ وہ سیاسی موت مر چکا ہے۔

اس ملک میں اب نظام مصطفیٰ آ کر رہے گا اس سے قبل ہم نے بہت انتظار کیا ہے۔ اس نظام میں کوئی شخص بھوکا نہیں سوئے گا ہر شخص کو روزگار میسر ہو گا۔ اور بے روزگار حضرات کو روزگار دیا جائے گا۔

انہوں نے موجودہ حکمران سے بھی کہا ہے کہ کچی آبادیوں کو مالکان حقوق دیئے جائیں۔

ہماری حکومت ایسی حکومت ہو گی جس میں مزدوروں کسانوں کاشتکاروں اور غریبوں کو ان کے پورے حقوق دیئے جائیں گے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر

پاکستان قومی اتحاد کے راہنما اور تحریک استقلال کے جنرل سیکرٹری نشر و اشاعت جناب علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ لاہور کے عوام نے پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اس عظیم اجتماع سے ثابت کر دیا ہے کہ ملک میں اب اللہ اور اس کے رسول کا قانون چلے گا۔ یہاں دنیا کا کوئی اور نظام نہیں چل سکتا۔ انہوں نے کہا کہ میں پورے پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ پنجاب سرحد بلوچستان اور سندھ میں پیپلز پارٹی کا وجود نہیں۔ یہ اجتماع اس بات کی علامت ہے کہ یہاں اللہ اور اس کے رسول کا قانون آ کر رہے گا۔

انہوں نے کہا کہ لاہور کے مسلمانوں نے اپنے خون سے اس بات پر مہر ثبت کر دی ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت محمدؐ کے غلاموں کو دبا نہیں سکتی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی والے عام لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے کہتے ہیں کہ بھٹو پھر آئے گا۔ میں کہتا ہوں دنیا کی کوئی طاقت بھٹو کو پھانسی سے نہیں بچا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی غریبوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کے باوجود کہتے ہیں کہ ہم غریبوں کے ہمدرد ہیں انہوں نے قومی خزانہ خالی کر دیا۔ غریبوں کا بُری طرح استحصال کیا۔ انہوں نے ان جیالوں سے مقابلہ کیا جنہوں نے اپنے سینوں پر گولیاں کھائیں

انہوں نے لوہاری میں شہید ہونے والے حافظ لڑکے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس نے مرتے وقت کہا تھا کہ ہم مر جائیں گے۔ مگر محمدؐ کے نام پر گولیاں کھانے سے گریز نہیں کریں گے۔

ملک وزیر علی

پاکستان قومی اتحاد کے ایک راہنما اور تحریک استقلال پاکستان کے ایک مقتدر لیڈر جناب ملک وزیر علی نے اپنی تقریر میں کہا کہ پچھلے پانچ سال سے مزدوروں طلبا علما محنت کشوں اور شہیدوں کا خون پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اہل پاکستان اس ملک میں ان آمروں کے عزائم کو ناکام بنا دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ بھٹو ازم کا خاتمہ کر کے اسلامی نظام کو قائم کریں اور اب اس ملک میں اسلام کے سوا کوئی نظام نافذ نہیں ہو سکتا۔

آغائے مرتضیٰ پویا شیعہ راہنما

ممتاز شیعہ راہنما جناب آغائے مرتضیٰ پویا نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے پانچ سال میں دیکھ لیا کہ بھٹو حکومت کا کیا حشر ہوا انہوں نے کہا کہ یہاں ظلم اور تشدد کی حکومت ہرگز قائم نہیں رہ سکتی۔ انہوں نے انہوں نے اپنی تقریر میں کھلے الفاظ میں واضح کہا کہ بھٹو سندھ پنجابی پٹھان، بلوچ سنی اور شیعہ کسی کا دوست نہیں ہو سکتا۔

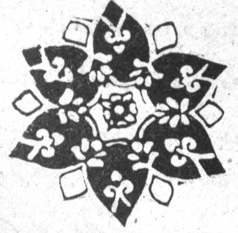
میں مزدوروں سے پوچھتا ہوں کہ بھٹو نے پانچ سال میں تمہیں سوائے بہکانے اور جھوٹے وعدے کرنے کے اور کیا دیا۔

انہوں نے کہا کہ ہم نظام مصطفیٰ چاہتے ہیں اور اب نظام مصطفیٰ قائم ہو کر رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی والوں نے الیکشن کا بائیکاٹ کرنا ہے قوم ان کا بائیکاٹ کر دے گی۔

رپورٹنگ:

از محمد زاہد بلند شہری نمائندہ ترجمان اسلام
لاہور

جلسہ کی جھلکیاں



جلسہ شروع ہونے سے قبل تین شعراء نے چار نظمیں سنائیں جنمیں بھٹو صاحب کے سابقہ دور میں ہونے والے ظلم وتشدد کو گنوایا گیا۔ ایک نظم جو جناب میاں اسلم نے پڑھی۔ وہ سب سے زیادہ پسند کی گئی۔ ایک فلمی گانے کے بولوں کو بگاڑ کر نظم بنائی گئی تھی اور گانے کے طرز پر پڑھی گئی۔ اس نظم کا پہلا مصرع یہ تھا:

ع: بھٹو جی اٹھو اب کوچ کرو اس سیٹ سے دل کو لگانا کیا

ایک اور نظم کے دو ابتدائی شعر ملاحظہ ہوں۔

ے کٹی پتنگ کچی ڈور نکلی
کرسی بڑی کمزور نکلی
کوئی بھی نہ ان میں شریف نکلا
پارٹی کی پارٹی چور نکلی

• آسمان پر ایک پتنگ اڑ رہی تھی۔ ڈور میں یکے بعد دیگرے فاصلے کے ساتھ قومی اتحاد کے سات پرچم بندھے ہوئے تھے۔ دوسری طرف ایک اور پتنگ فضا میں بلند تھی جو قومی اتحاد کے جھنڈے کی بنی ہوئی تھی۔ گو کہ بینر بہت کم تھے، مگر جھنڈوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ ایک اندازے کے مطابق ۲ ہزار کے قریب جھنڈے تھے

• جلسہ گاہ کے دائیں طرف عیسائی برادری کی طرف سے ایک بڑا گروپ جلسہ سننے کے لیے آیا ہوا تھا۔ اور اس نے ایک بینر اٹھایا ہوا تھا۔ اس پر ایک صلیب بنی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ یہ الفاظ درج تھے:

"ہم بھی نظام مصطفےٰ چاہتے ہیں"

• شہر کے قریباً ۲۵ گنجان آباد علاقوں سے جلسہ گاہ میں شرکت کے لیے بڑے بڑے جلوس نعرے لگاتے ہوئے ناصر باغ آئے۔ ہزاروں افراد جن کا تعلق دور دراز کے علاقوں سے تھا ٹرالیوں، ٹرکوں، ویگنوں میں آئے تھے۔

• لوگ صبح ہی سے جلسہ گاہ میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ اور قومی اتحاد کے لاتعداد کارکن سائیکلوں، موٹر سائیکلوں، سکوٹروں، ویگنوں اور کاروں پر قومی اتحاد کے بڑے بڑے نوستاروں والے پرچم اٹھائے صبح ہی سے شہر میں گشت کر رہے تھے۔

• جلسہ کے دوران ایک باریش ادھیڑ عمر شخص نے اپنے مخصوص انداز میں دونوں ہاتھ اور سر کے اشارے سے بلند آواز سے "ہل چل" متعدد بار کہا اور اس کا جواب لاکھوں سامعین نے تالیوں سے دیا اور بڑے جوش سے دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

• جلسہ گاہ کے اوپر ایک ٹرائیڈنٹ طیارہ وقفہ وقفہ سے پرواز کرتا رہا۔ جلسہ گاہ میں سامعین نے درج ذیل نعرے بلند کیے:

انقلاب انقلاب
اسلامی انقلاب
ہم سب کا ہادی الا اللہ
ہم سب کا مولا الا اللہ
نظام مصطفےٰ زندہ باد وغیرہ

جلسے میں جو زیادہ نعرہ بلند کیا گیا وہ یہ تھا:

پھانسی دو پھانسی دو
بھٹو کو پھانسی دو!

دیگر نعرے یہ تھے:

ہل ہمارا جیتے گا۔ رسولؐ کے صدقے جیتے گا
صدیقؓ کے " " "
عمرؓ کے " " "
عثمانؓ کے " " "
علیؓ کے " " "
آئے گا آئے گا، انقلاب آئے گا:
ولی خان زندہ باد، ولی خان کو رہا کرو۔

• خواتین کی ایک بڑی تعداد ٹاؤن ہال کی عمارت سے جلسہ دیکھ رہی تھیں اور کئی خواتین ویگنوں اور کاروں میں سے جلسہ سن رہی تھیں۔

پوسٹ ماسٹر جنرل کی عمارت کی چھت اور اس کے اوپر کی منزل کے کمرے لوگوں سے پُر تھے شہر کی مختلف جگہوں پر سبیلیں لگی ہوئی تھیں۔

• شدت کی گرمی کے باوجود لوگ دیر تک جلسہ پرسکون انداز میں سنتے رہے

• قایدین قومی اتحاد کی آمد کے موقع پر خاکساروں نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں نونو آتشبازی کے گولے چھوڑ کر ان کا استقبال کیا

سٹیج

سٹیج دس فٹ بلند بنایا گیا تھا۔ سٹیج کے

چار بڑے بڑے قوی ستون جو پکی اینٹوں سے تیار کیے گئے تھے۔ ان پر دو ۱۵ گز لمبے لوہے کے گارڈر رکھے تھے اور ان پر چھت لکڑی کے چار پانچ موٹے تختوں سے بنائی گئی تھی۔ مقرر کے کھڑے ہونے کے لیے سٹیج کو سامنے کی جانب کچھ بڑھایا گیا تھا تاکہ مقرر عوام کو صحیح نظر آسکے۔ سٹیج ۱۴ فٹ لمبا اور ۱۰ فٹ چوڑا تھا۔ سٹیج کو جانے کے لیے ٹاؤن ہال کی طرف سے سیڑھیاں بنائی گئی تھیں۔

• سٹیج کے ایک طرف پاکستان کا بڑا سبز ہلالی پرچم لہرا رہا تھا۔ اور دوسری طرف قومی اتحاد کے ۵ گز لمبے اور ۲ گز چوڑے دو پرچم لہرا رہے تھے۔ جلسہ گاہ میں کبوتر چھوڑے گئے جس کے فضا میں اڑنے سے ۷ کا نشان بن گیا۔

• آٹھ لاکھ افراد کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سیکرٹریٹ سے لے کر کچہری تک سڑک اور فٹ پاتھوں پر درختوں پہ لوگوں کا اژدہام تھا۔ دوسری جانب گورنمنٹ کالج سے انارکلی تک حد نظر تک جم غفیر نظر آتا تھا۔ کچھ لوگ جگہ نہ ملنے کے باعث مایوس ہو کر واپس لوٹ گئے۔ جلسہ گاہ میں موجود تمام درختوں پر لوگ چڑھے ہوئے تھے۔ کسی درخت کی کوئی ٹہنی خالی نہیں تھی جس کو جہاں جگہ ملی وہ وہاں سما گیا۔

• جلسہ کی کارروائی شروع ہونے پر ایک درجن سے زاید کبوتر چھوڑے گئے اور گیس کے غباروں سے بندھے ہوئے دو بینر چھوڑے گئے۔ بینروں میں سے ایک ورائٹی پیلس انارکلی لاہور کی جانب سے تھا۔

• سٹیج سیکرٹری کے فرائض احسان وائیں نے انجام دیئے اور صدارت جناب غلام جیلانی نے کی۔ جلسہ گاہ میں سب سے پہلے نوابزادہ نصراللہ آئے جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے ہوئی

• ایک بزرگ بوڑھی خاتون قومی اتحاد کے پرچم کا بنا ہوا دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں۔

• بیگم ولی خان کی تقریر "ولی خان کو رہا کرو" کے نعروں کے ساتھ شروع ہوئی اور انہی نعروں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی

• کئی افراد نے اپنے سینے پہ ولی خان کی تصویر والے اشتہارات لگا رکھے تھے جن پر ولی خان کی رہائی کے بارے میں مطالبات درج تھے۔ کچھ لوگوں نے "ظہور الٰہی اللہ کا سپاہی، بھٹو کی تباہی" کے نعروں والے چھوٹے چھوٹے کیلنڈر اپنے سینوں اور اپنی کاروں ٹرالیوں، سکوٹروں پر چپکائے ہوئے تھے۔

• بیگم نسیم ولی خان نے آتے ہی کہا کہ میں اتنا بڑا جلسہ اور اتنے لوگ دیکھ کر اپنی تقریر بھول گئی ہوں۔

• قومی اتحاد کے کارکن سبز کپڑے زیب تن کیے ہوئے اور ان پہ انتخابی نشان "ہل" اور نو ستارے بنے ہوتے تھے۔

• اس جلسہ میں لاکھوں کی تعداد میں "سیاست" اخبار کا چھپا ہوا شجرہ :

"ٹھگاسی رام عرف قائد عوام" بکا

• جلسہ کے اختتام پر کئی کارکن یہ نعرے لگاتے ہوئے گھروں کو واپس ہوتے

اج دا جلسہ کل دا مجرا

کون نچے گی نصرت بانی سری

(آج جلسہ ہوا ہے اور کل رقص ہو گا اور اس میں نصرت کوانسیر رقص کرے گی۔)

• نوابزادہ نصراللہ خان اور چوہدری ظہور الٰہی نے اپنی تقریروں میں متعدد مرتبہ اپنے اور دوسرے شاعروں کے شعر پڑھے اور خوب داد لی۔

• تقریباً دس ہزار افراد پوسٹ ماسٹر جنرل کی عمارت پر کھڑے پاکستان قومی اتحاد کا جلسہ سن رہے تھے۔ !

• اتنا بڑا سٹیج ہونے کے باوجود سٹیج پر تل رکھنے کو بھی جگہ نہ تھی اور اکثر لیڈر کھڑے تھے پروفیسر غفور احمد جگہ نہ ملنے کے باعث ایک کرسی کے بازو پر بیٹھے تھے۔

• جلسہ میں کچھ نوجوانوں نے مل کر یہ نعرہ لگایا کہ :

عوام کی مجبوری ہے

بھٹو کو پھانسی ضروری ہے

• چوہدری صاحب نے بھٹو کا نام لے کر کہا کہ میں عوام کی اس نام نہاد پیداوار سے کہتا ہوں کہ وہ آئے اور دیکھے کہ عوام اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اس پر ایک نوجوان کھڑا ہوا، اور گلے میں پٹکا ڈال کر لٹک گیا اور نعرہ لگایا کہ عوام بھٹو کے ساتھ یہ سلوک چاہتے ہیں۔ اور یہ ہونا چاہیے۔

• جلسہ گاہ میں خاکسار رضا کار اپنے روایتی بیلچے سنبھالے ہجوم کو کنٹرول کر رہے تھے ناصر باغ کے اندر اور باہر مختلف مقامات پر پھلوں اور پکوڑوں چائے اور دوسری اشیاء خورد ونوش کی دکانیں لگائی گئی تھیں۔ کچھ زندہ دلوں نے جو سوزوکی وین میں سوار تھے لوگوں کی سوڈے کی بوتلوں سے بھی تواضع کی گئی

• مولانا شاہ احمد نورانی جب تقریر کرنے سٹیج پر آئے تو ایک نوجوان صفیں چیرتا ہوا آگے آیا۔ اس کے ہاتھ میں دستار تھی۔ اس نے نہایت عقیدت سے یہ دستار مولانا نورانی کے ہاتھ میں تھما دی۔

غالباً یہ دستار اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا جب میں بھٹو صاحب کی لاہور آمد کے موقع پر پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے ان کی دستار اتار دی تھی اور اب زندہ دلان لاہور کی طرف سے اظہار عقیدت کے طور پر دستار پیش کی گئی۔

• آزاد کشمیر کے سابق صدر اور قومی اتحاد کے رہنما سردار قیوم تقریر کرنے کے لیے اٹھے تو ہر طرف شور برپا تھا۔ اس پر انہوں نے مائیک پر انگلی مار کر آواز ٹیسٹ کرنا چاہی۔ غالباً انہیں کرنٹ لگا جس کی وجہ سے انہوں نے فی الفور انگلی پیچھے کر لی اور جب تک وہ تقریر کرتے رہے انہوں نے مائیک کو ہاتھ لگانے کا خطرہ مول نہ لیا۔

• کچھ لوگ جو ایک پیپل کے درخت پر جلسہ سن رہے تھے تنے پر زیادہ بوجھ ہونے کے باعث نیچے آ رہے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کیونکہ تنا اس طرح زمین پہ گرا جس طرح کوئی خود اسٹول کے رکھتا ہے۔ تنا گرنے کے باوجود درخت پر موجود لوگ اطمینان سے جلسہ سننے میں مصروف رہے۔

• سامعین نے سب سے زیادہ تالیاں مولانا مفتی محمود کی تقریر میں بجائیں اور جلسہ میں متعدد مرتبہ جیوے جیوے مفتی جیوے کے نعرے بلند کیے۔ !!

تحریر: شوکت علی۔ میلسی

یکم مارچ ۷۷ء میلسی کا ایک خون آشام دن

اسی دن میلسی کے قصبہ فتح پور میں قومی اتحاد کے ورکروں کے خون سے پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے ہولی کھیلی۔

ہوا کچھ یوں کہ میلسی ڈسٹرکٹ وہاڑی میں ۱۲-۲-۷۷ کو مرکزی قائدین کی آمد پر جلسہ منعقد کیا گیا جس میں قومی اتحاد کے نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خان میاں محمد طفیل۔ جاوید ہاشمی تشریف لا رہے تھے۔ میلسی کے قریب وجوار کے قصبات سے جلسہ میں شرکت کے لیے جلوس پہنچ رہے تھے سب سے بڑا جلوس قصبہ فتح پور سے صوفی شوکت علی منصب علی۔ اعجاز احمد۔ شیر محمد کی قیادت میں پہنچا۔ میلسی شہر کی پیپلز پارٹی کی تنظیم کی طرف سے چند غنڈوں نے ایک جلوس نکالا۔ جس نے سب سے پہلے فتح پور کے جلوس کو روکنے کی کوشش کی لیکن قومی اتحاد کے جلوس کے قائدین کی سمجھ بوجھ سے معاملہ بڑھا نہیں۔ اور قومی اتحاد کا جلوس جلسہ گاہ میں پہنچ گیا۔ پھر پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے مرکزی قائدین کی کاروں کے قافلہ کو روکنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

اسی ناکامی اور ۱۲-۲-۷۷ کے میلسی مرکزی قائدین کے جلسہ کو کامیاب بنانے میں فتح پور قومی اتحاد کے ورکروں کا بھرپور حصہ لینے کی بات پیپلز پارٹی کے امیدواران اسمبلی اور غنڈوں کے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی تھی۔

اس لیے پیپلز پارٹی والوں نے میلسی کی انتظامیہ اور پولیس سے سازباز کر کے یکم مارچ ۷۷ء کو فتح پور قصبہ میں ایک جلسہ مقرر کیا۔ جب پیپلز پارٹی کے امیدواران اسمبلی اپنے حواریوں کے ہمراہ قصبہ فتح پور میں داخل ہوئے۔ تو قومی اتحاد کے حاجی سوداگر علی نمبردار کے ٹیوب ویل پر آباد مزارعین کے گھروں پر لگے ہوئے قومی اتحاد کے پرچم اتار کر پھاڑتے ہوئے۔ اپنے جلسہ گاہ میں چلے گئے۔ جلسہ گاہ پیپلز پارٹی شہر کی جنوبی طرف تھا۔ جہاں پر گردونواح سے کرایہ کے غنڈے بلوا کر اکٹھے کیے ہوئے تھے جن کا عداد وشمار ڈھائی تین ہزار کے قریب تھا۔

جلسہ میں مقررین P.P.P نے قومی اتحاد کے خلاف شر انگیز تقاریریں کیں۔ اور جلسہ کے اختتام پر ایک جلوس امیدواران اسمبلی کی قیادت میں تشکیل دیا گیا جو کہ شہر کی گلی کوچوں سے ہوتا ہوا شہر سے باہر جانب شمال نکل رہا تھا۔ کہ دوسری جانب سے میلسی قومی اتحاد کی تنظیم کے خان توفیق احمد خان کی قیادت میں ایک کنویسنگ پارٹی آ گئی۔ فتح پور قومی اتحاد کے ورکروں نے بہت بچنے کی کوشش کی لیکن پیپلز پارٹی کے غنڈے جو آتشی اسلحہ اور لاٹھیوں سے مسلح تھے قومی اتحاد کی کنویسنگ پارٹی پہ حملہ آور ہو گئے۔ یہ دہشت گردی اور فائرنگ ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ کچھ ورکر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے اور ۷ سات شدید زخمی ہو گئے۔ غلام مصطفیٰ (۲) عبداللطیف، (۳) تاج محمد (۴) طفیل احمد (۵) جمشید علی (۶) اعجاز احمد (۷) محمد اسحاق طالبعلم میٹرک اول الذکر زخمی قومی اتحاد غلام مصطفیٰ زخموں کی تاب نہ لا کر جام شہادت نوش فرما گئے۔ اور ایک شخص محمد نواز نامی جس کا تعلق پیپلز پارٹی سے تھا PPP کے غنڈوں کی اندھا دھند فائرنگ سے ہلاک ہو گیا

اسی اثنا میں پولیس اور اسسٹنٹ کمشنر میلسی جائے واردات پر پہنچ گئے۔

پولیس انسپکٹر نے اسسٹنٹ کمشنر میلسی سجاد حسین نقوی کی ملی بھگت سے اے۔ ایس آئی ملک جعفر کو پرچہ برخلاف قومی اتحاد درج کرنے کا حکم دیا۔

ملک جعفر تھانیدار نے قومی اتحاد کے شہید غلام مصطفیٰ اور زخمیوں کو حراست میں لے لیا اور علاقہ میں دہشت گردی مچا دی قومی اتحاد کے ڈیڑھ دو سو کے قریب ورکروں کو حراست میں لے لیا گیا۔ ۳-۳-۷۷ کو عید میلاد النبیؐ کے جلوس نے تھانہ میلسی کا گھیراؤ کر لیا۔ تین گھنٹہ تک جلوس مطالبہ کرتا رہا کہ قومی اتحاد کے بے گناہ اسیران کو رہا کرو اور پیپلز پارٹی کے غنڈوں کے خلاف قومی اتحاد کے زخمیوں اور شہید غلام مصطفیٰ کا پرچہ درج کرو لیکن نام نہاد انتظامیہ اور پولیس نے ایک نہ سنی اور قومی اتحاد کے بے گناہ اسیران میں سے انتیس افراد بمعہ زخمیوں کے خلاف جھوٹا مقدمہ [illegible] میلسی تھانہ میں ۳۰۲/۳۰۷، ۱۴۸/۱۴۹، [illegible] وغیرہ میں چالان کر دیا جو کہ ۳-۳-۷۷ کو بعد از گھیراؤ جلوس عید میلاد النبی پرچہ درج کیا گیا تھا۔ جب کہ وقوعہ یکم مارچ کا تھا۔ بقیہ قومی اتحاد کے حراست والے ورکروں کو چھوڑ دیا گیا جن ورکروں کو مقدمہ میں ملوث کر کے گرفتار کیا گیا ان کا نام یہ ہیں۔

توفیق احمد خان ولد جنگباز خان (۲) حقداد علی خان ولد جمشید علی خان۔ (۳)، اعجاز احمد (۴) عبداللطیف (۵) طفیل احمد پسران سوداگر (۶)، منصب علی ولد بشیر علی (۷)، شوکت علی (۸) محمد علی (۹) محمد یوسف (۱۰)، اسحاق طالبعلم میٹرک پسران حاجی خیر الدین جمشید علی ولد پستیا، (۱۲)، سرور علی۔ (۱۳)، محمد اسلام پسران لقمان خان تاج محمد ولد امیر محمد (۱۵)، نور محمد شیر محمد ولد عبدالعزیز۔ (۱۷) محمد الیاس ولد نور محمد، (۱۸) مولوی محمد حنیف ولد غلام نبی (۱۹) عبدالستار (۲۰)، عبدالمجیب پسران شاکر علی (۲۳)، شیخ جاوید حنیف ولد محمد حنیف منیجر حبیب بنک فتح پور (۲۴)، انیس الدین

چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر سے دردمندانہ اپیل

ہفت روزہ ترجمان اسلام میں مورخہ ۲۶-۷-۷۷ کے شمارے میں میرے لڑکے حافظ عبدالرزاق کے اغوا کی خبر آئی ہے۔ حافظ عبدالرزاق کو ایک لڑکے شفیق احمد جماعت دہم نے مورخہ ۱۲-۷-۷۷ کو قتل کر دیا ہے اور اقبال جرم بھی کر لیا ہے اور ساتھی ابھی تک نہیں بتلائے۔ یہ قتل سیاسی ہے میرا لڑکا جو کہ کالج کی یونین کے سیکرٹری شپ کے لیے جمعیت طلباء اسلام کی طرف سے امیدوار تھا مخالفوں نے اسے راستہ سے ہٹانے کے لیے ۱۲-۷-۷۷ کو قتل کر دیا اور نعش لاوارث قرار دے کر پولیس نے نعش کا کوئی بھی نہ فوٹو لیا نہ ہی اعلان کرایا۔ اور مورخہ ۹-۱۰-۷۷ کو پولیس نے چونیاں میں ڈاکٹر سے پوسٹ مارٹم کرا کر میونسپل کمیٹی کے سپرد کر دی گئی اور کپڑے تھانہ میں لا کر رکھ دیئے۔ بندہ گیارہ ماہ تک تھانہ کا طواف کرتا رہا مگر تھانے میں شنوائی نہ ہو سکی کیونکہ تھانے والوں کا اس میں ہاتھ ہے

قتل کا اقبال

قتل سیاسی

کیسں جناب مارشل لا ایڈمنسٹریٹر قصور نے مورخہ ۱۸-۸-۷۷ کو جناب D.S.P قصور عبدالرزاق قریشی کو دے دی۔ انہوں نے مورخہ ۶-۹-۷۷ کو شفیق احمد ولد نعمت علی سے کرایا کہ اس نے قتل کیا ہے۔ اور قتل کر کے نعش تھانے کے قریب ایک گڑھے میں ڈال دی گئی۔ شفیق احمد اپنے ساتھی بالکل نہیں بتاتا میرے لڑکے حافظ عبدالرزاق کے قاتل رانا پھول محمد، فیاض احمد ولد رانا گلزار احمد، گلزار احمد ولد رانا دوست محمد اور محمد اشرف ولد محمد شیر حجام ہیں مقامی پولیس رانا پھول محمد کے دباؤ میں ہے۔ پولیس قاتلوں کو پکڑ نہیں رہی۔ لہٰذا یہ قتل سیاسی ہے۔ قتل کا ڈرامہ ابھی تک بدستور کھیلا جا رہا ہے چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر سے اپیل ہے کہ میرے لڑکے کے قاتل پکڑ کر انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ جناب چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کی خدمت میں گذارش ہے کہ مقامی پولیس کو تبدیل کیا جائے اور میری دادرسی کی جائے

حاجی سردار محمد سیل اور سیر حاصل پور منڈی

ولد رحیم الدین (۲۵) جمیل الدین عرف بوٹی ولد محمد عمر (۲۶) شیر محمد ولد فیض محمد (۲۷) عاشق محمد ولد محمد حسین (۲۸) جنگ شیر ولد عمر دین (۲۹) ارشاد احمد خان ولد جنگباز خان ان اسیران قومی اتحاد نے سیشن کورٹ وہاڑی میں ضمانتوں کی درخواست گذاری جو کہ مسترد کر دی گئی۔ پھر لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس شمیم حسین قادری نے ضمانتیں لیں اور کچھ اسیران کی ضمانتیں سیشن جج وہاڑی نے ہائیکورٹ کے فیصلہ کی بنیاد پر لے لیں۔ اب تمام اسیران قومی اتحاد مقدمہ نمبر ۴۹/۷۷ تھانہ میلسی کے ضمانت پر رہا ہو چکے ہیں

قومی اتحاد فتح پور تحصیل میلسی حسب ذیل قرارداد پاس کرتی ہے

۱۔ یہ کہ تمام سیاسی مقدمہ یکم جنوری ۷۷ء سے جو ختم کیے گئے ہیں۔ اس میں فتح پور کے مقدمہ نمبر ۴۹/۷۷ تھانہ میلسی کو بھی ختم کرایا جائے

۲۔ یہ کہ غلام مصطفیٰ شہید کا پرچہ پیپلز پارٹی کے امیدواران اسمبلی اور غنڈوں کے خلاف میلسی تھانہ میں درج کرا کر کارروائی کرائی جائے

۳۔ یہ کہ میلسی فتح پور خام سڑک جس پر بھٹو روڈ کا افتتاحی پتھر لگا ہوا ہے۔ اس روڈ کا نام تبدیل کر کے نظام مصطفیٰ کے شہید پروانہ کی یاد میں غلام مصطفیٰ شہید روڈ رکھا جائے

عبد الحفیظ پیرزادہ، غلام محمد خان مہر، حسن علی منگھی، مجیب پیرزادہ پر اقدامِ قتل کا

مقدمہ چلایا جائے

چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر سے مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام لیاقت آباد کراچی کے ناظم نشر و اشاعت جناب عبد اللہ صاحب نے چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق سے اپیل کی ہے کہ ۲ فروری ۷۷ء کو مولانا زکریا امیدوار قومی اسمبلی کراچی ۱۱ کی انتخابی مہم میں مولانا کے کارکنوں میں میں بھی شامل تھا عبد الحفیظ پیرزادہ نے خود حملہ کیا اور غنڈوں سے حملہ کرایا جس میں ۱۰ افراد زخمی ایک ریاض محمد شہید ہو گیا۔ یہ پیپلز پارٹی کا پہلا انتخابی حملہ اور ریاض احمد پہلا شہید ہے۔ اس کی تحقیقات کر کے عبد الحفیظ پیرزادہ کو سرِعام سزا دی جائے۔

عبد اللہ صاحب نے مزید بتایا کہ ۵ مارچ ۷۷ء مجھے الصبح سکھر سے عبد اللہ کو عبد الحفیظ پیرزادہ کے بھائی مجیب پیرزادہ نے اپنے غنڈوں سے جو پولیس کی وردی میں تھے اغوا کروایا۔ خود بھی مار اور کئی دنوں تک یہ مار پیٹ کرتے رہے۔ مجھے لے جا کر خان گڑھ میں اپنی ذاتی جیل جو غلام محمد مہر کی ہے۔ میں ایک ماہ سے زیادہ عرصہ بند رکھا پھر آخر اپریل میں شکار گاہ میں رات کو چھوڑ دیا بمشکل دوسرے دن میں نکلا۔ یہ ۲۶ اپریل تھا ان واقعات کی فوری تحقیقات کروا کر غلام محمد خان مہر، مجیب پیرزادہ حسن علی منگھی کو سزا دی جائے اور ان کے سرغنہ عبد الحفیظ پیرزادہ کو اقدامِ قتل کی برسرعام سزا دی جائے۔ واضح رہے کہ مولانا زکریا پر حملہ جام کندہ گوٹھ ملیر میں کیا گیا تھا

اظہارِ تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ہری پور کا تعزیتی اجلاس مولانا خلیل الرحمٰن کی زیرِ صدارت دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حکیم عبد الرشید الوری نے ایک قرارداد پیش کی جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے قاید اور ہفت روزہ لولاک کے ایڈیٹر مولانا تاج محمود صاحب کے بھائی غلام ربانی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کے لیے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی اور مولانا تاج محمود صاحب اور دیگر پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا

شمولیت

شیر ذمن خان دادی خیل موضع طوطا کان ملاکنڈ ایجنسی نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے ڈاکٹر غلام نبی صدر جمعیۃ علماء اسلام طوطہ کان کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا — اور حضرت امیر حافظ الحدیث محمد عبد اللہ درخواستی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

حاجی غلام نبی صدر جمعیۃ علماء اسلام طوطہ کان

ضروری اطلاع

وہ حضرات جو حالیہ تحریک نظام مصطفےٰ میں جن جن علاقوں میں بھی شہید ہوئے ہیں ان کے مکمل پتے ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور چوک رنگ محل کے پتے پر ارسال کریں تاکہ ان کے بارے میں تاریخ مرتب کی جا سکے۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت ضلع لاہور

قرار دادِ تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام شہر احمد پور شرقیہ کا یہ اجلاس جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری شیخ محمد منور کے والد ماجد جناب شیخ عبد الرشید صاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

قصبہ چھتانی تحصیل میلسی

دفتر جمعیتہ علماء اسلام قصبہ چھتانی تحصیل میلسی ضلع وہاڑی میں حکیم لعل حسین چشتی کی صدارت میں تنظیمی اجلاس منعقد ہوا، جناب مولانا حافظ زبید صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی اور اس کے بعد جناب مولانا در محمد صاحب خطیب جامع مسجد چھتانی نے ملک کی موجودہ صورت حال پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں امیر جمعیت حکیم لعل حسین چشتی صاحب نے مجلس عاملہ کے کارکنان سے خطاب فرمایا جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے دور سیاسات اور بے لوث قیادت کی تعریف کی۔ اجلاس میں سرپرست نمبرا۔ مہر سرور مجید صاحب سرپرست نمبر۲۔ مہر رحیم بخش صاحب ناظم عمومی حاجی محمد حسین صاحب نے ایک تجویز پیش کی کہ تمام عہدے داران قصبہ چھتانی کے گرد و نواح علاقوں کا دورہ کریں۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کو لوگوں کے سامنے تفصیل سے بیان کریں۔ جس پر ناظم دفتر جناب مہر لعل محمد صاحب ناظم نشر و اشاعت جناب احمد یار طاہر خازن جناب مہر عبداللہ صاحب نے تائید کی اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ہر ماہ قریبی علاقوں کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ان علاقوں کا نام درج ذیل ہے موضع نخرہ پور خاص اور ضلع کٹھ عظیم کنڈ۔ ٹینکو کارہ موضع جوہنجانی کنڈ لنڈ آباد خاص

نوٹ۔ سابق ناظم عمومی جناب محمد رمضان صاحب کو بعض وجوہ کی بناء پر تنظیم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ لہذا رپورٹ عرض خدمت ہے۔

امیر جمعیت ..... حکیم لعل حسین چشتی
ناظم دفتر ..... مہر لعل
ناظم عمومی ..... حاجی محمد حسین
ناظم نشر و اشاعت ..... احمد یار

افطار پارٹی

جمعیتہ علماء اسلام بنگلہ انہار کہروڑ پکا نے ایک افطار پارٹی کا اہتمام کیا جس میں قومی اتحاد کے قومی اسمبلی کے امیدوار نواب ظفر اللہ خان صاحب اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار محمد صدیق خان کانجوں اور جناب قاری نور الحق قریشی جنرل سیکرٹری جمعیتہ علماء اسلام صوبہ پنجاب مہمان خصوصی تھے افطار پارٹی میں بنگلہ انہار اور کہروڑ پکا کے قومی اتحاد اور جمعیتہ علماء اسلام کے کارکنان نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور مہمان خصوصی نے اپنے اپنے خطابات میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی جدوجہد کو تیز کر دینے کی تلقین کی اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ جمعیتہ علماء اسلام بنگلہ انہار کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد بخش نے قومی اتحاد کو اپنی جماعت کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ آخر میں قرار داد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ بنگلہ انہار پر بجلی کا انتظام کیا جائے اور اس طرح پرائمری سکول اور بلاس آب کا بھی انتظام کیا جائے۔

تنظیمی دورہ

جمعیتہ علماء اسلام تحصیل لودھراں کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف نخاکی کی صدارت میں جمعیتہ علماء اسلام بنگلہ انہار کہروڑ پکا کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں کافی تعداد میں احباب نے شرکت کی جس میں آئندہ تین سالوں کے لیے کرلینت ساری کی گئی اور جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔ حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے

انتخاب جمعیتہ علماء اسلام

بنگلہ انہار (کہروڑ پکا)

سرپرست ..... جناب نواب شمع بیگ صاحب
امیر ..... جناب قاری عبدالرحمان صاحب رحمانی
نائب امیر اول ..... جناب الحاج صوفی اللہ دتہ صاحب
نائب امیر دوم ..... جناب میاں محمد اسحاق صاحب
ناظم اعلیٰ ..... جناب حافظ محمد بخش صاحب (انچارہ)
نائب عہدیداران امیر صاحب کی صوابدید پر منتخب کیئے جائیں گے۔

اظہار تشکر

والد محترم جناب شیخ عبدالرشید صاحب کی وفات حسرت آیات پر جن دوستوں اور خصوصاً جماعتی احباب نے اپنے خطوط اور پیغامات کے ذریعہ افسوس کا اظہار کیا ہے میں ان کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔

میں بذریعہ ترجمان اسلام ان تمام احباب اور جماعتی حلقوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس موقع پر مجھ سے اظہار تعزیت و ہمدردی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔

انتقال پر ملال

جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کے ممبر جناب چوہدری محمد رفیق ابن الحاج چوہدری ابراہیم مرحوم لودھیانوی گذشتہ رمضان میں روزہ بیمار رہنے کے بعد انتقال فرما گئے مرحوم نہایت شریف کم گو اور اپنے مرحوم باپ کے صحیح جانشین تھے مرحوم کے انتقال کی خبر سنکر جمعیت کے حلقوں میں شدید رنج و غم کا اظہار کیا جا رہا ہے علاوہ ازیں چوہدری اللہ دین کے بھتیجے چوہدری محمد یوسف اسکالرنٹ ایک ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہو گئے اور دوسرے روز وہ بھی رحلت کر گئے دونوں حضرات اس سانحہ پر گہری جمعیتہ کے امیر مولانا صالح محمد ضلع امیر مولانا اللہ بخش ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا جلال الدین قریشی عبدالغفور شیخ حبیب احمد اور دیگر الحضرات نے افسوس کا اظہار کیا اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ

جمعیت علماء اسلام سب ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سالانہ انتخابات میں پیرجی عبدالحکیم کو امیر اور احمد یعقوب چوہدری کو ناظم اعلیٰ منتخب کر لیا گیا۔ دیگر عہدیدار حسب ذیل ہیں۔

نائب امیر اول ..... شیخ غلام مصطفیٰ
نائب امیر دوم ..... بابا شوکت
ناظم ..... قاری عبدالقادر حامد
خازن ..... حاجی ولی محمد
ناظم نشریات ..... محمد اعجاز صحرائی

اجلاس میں جس کی صدارت قائد ضلع لائل پور مولانا محمد اختر صدیقی نے کی فیصلہ کیا گیا کہ جمعیت کے

کارکنوں کا ایک کنونشن عید الفطر کے بعد منعقد کیا جائے گا۔ جس میں تحصیل بھر کے کارکنانِ جمعیت شرکت کریں گے کنونشن میں تنظیمی امور پر غور و خوض کے علاوہ مستقبل کے لیے سیاسی لائحہ عمل تجویز کیا جائے گا۔ اور انتخابات میں قومی اتحاد کے امیدواروں کی انتخابی مہم بھرپور طریقے پر چلانے کی خاطر کارکنوں کی ٹیمیں تشکیل دی جائیں گی۔

پپلاں ضلع میانوالی

بروز بدھ بتاریخ ۷۷-۸-۲۴ مطابق ۸ رمضان المبارک کو رانا محمد رفیق صاحب کی جگہ پر جہاں دفتر قومی اتحاد بھی ہے ایک عظیم جلسہ ہوا اجلاس میں معززین شہر نے شرکت کی یہ اجلاس امان اللہ خان شہانی ممبر قومی اسمبلی حلقہ بھکر جو کہ پیپلز پارٹی کو چھوڑ کر جمعیت علماء اسلام میں شامل ہوئے ہیں ان کی آمد اور حافظ ممتاز علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی حلقہ بھکر نمائندہ جمعیت علماء اسلام کی آمد پر بلایا گیا۔ اجلاس سے خان امان اللہ خان شہانی نے خطاب کیا اور اپنی پیپلز پارٹی سے علیحدگی کے اسباب بیان کیے انہوں نے کہا کہ چونکہ بھٹو ہمیں سوشلزم کی طرف سے جانا چاہتا تھا نیز اس نے ایسے قوانین وضع کیے جو کہ سراسر منافی اسلام تھے اور سراسر غریبوں پر ظلم و ستم تھا اس واسطے میں نے وہ پارٹی چھوڑی اور جمعیت علماء اسلام میں شامل ہوا کیونکہ یہ جماعت ایک مخلص اور غریبوں سے ہمدردی کا سچا جذبہ رکھنے والی اور اسلامی قوانین کے لیے کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے مفتی محمود صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے اور میں ہر حال میں جمعیت کے ساتھ وابستہ رہوں گا۔

اجلاس میں شہانی صاحب کی جمعیت میں شمولیت کا خیر مقدم کیا گیا اور انہیں یقین دلایا گیا کہ ہم اہالیان پپلاں جو کہ قومی اتحاد سے وابستہ ہیں آپ کی ہر قسم کی معاونت کریں گے۔ آخر میں دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اظہار اعتماد

میں نے حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ صدر P.N.A کو ایبٹ آباد قومی اتحاد کی اپیل کو مدنظر رکھتے ہوئے حلقہ نمبر ۳۷ P.F ایبٹ آباد ۷۷ سے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لیے ہیں حالانکہ تحریک استقلال کے امیدوار کے مقابلے میں اللہ کے فضل و کرم سے میرے حالات بہت بہتر ہے اور میں بالمقابل امیدوار کو شکست دے سکتا تھا۔ بہر حال تعمیل حکم حضرت مولانا مفتی محمود کو واجب تصور کرتے ہوئے عمل کروں گا۔

دینہ ضلع جہلم

دینہ مورخہ ۷۷-۹-۱۱ بروز اتوار کو جناب الحاج چوہدری فضل الٰہی تاجپوری صدر قومی اتحاد ضلع جہلم اور امیدوار قومی اتحاد صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ۲ کے اعزاز میں جناب حافظ محمد رفیق سیکرٹری نشر و اشاعت جمعیت علماء اسلام شہر دینہ خازن جناب چوہدری قدرت اللہ اور مجلس شوریٰ کے ممبر جناب راؤ محمد اصغر صاحب کی طرف سے افطار پارٹی دی گئی جس میں قومی اتحاد میں شامل تمام جماعتوں کے کثیر نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب فضل الٰہی تاجپوری نے عوام کو یقین دلایا کہ اگر قومی اتحاد برسر اقتدار آ گیا تو وہ ایک سال میں پورے ملک میں اسلامی نظام رائج کر دے گا۔ آپ نے تحریک میں دی گئی قربانیوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ پاکستان کے عوام آئندہ عام انتخابات میں سوشلزم کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دیے گئے آپ نے مزید کہا کہ ریاست میں آزاد امیدوار کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی [illegible] اور نہ ہی کوئی پروگرام آخر میں آپ نے قائد قومی اتحاد مولانا مفتی محمود کی دینی ملی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ میں مفتی صاحب کے ادنیٰ سے اشارہ پر بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا۔

تقریب جناب حاجی محمد بشیر نے اپنی اور اپنے محلہ کی طرف سے چوہدری فضل الٰہی کو مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

ضلع چترال

مورخہ ۱۷ رمضان المبارک بروز جمعہ مطابق ۲ ستمبر ۱۹۷۷ء زیر اہتمام جمعیت علماء اسلام ضلع چترال زیر صدارت جناب الحاج قاضی محمد فاضل صاحب دفتر جمعیت میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مقررین نے اجلاس سے خطاب کیا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں

۱۔ یہ اجلاس اسلامی تعزیرات کے نفاذ اور اجراء شریعت کے لیے موثر اقدامات کرنے پر چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور مارشل لاء انتظامیہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اور جنرل ضیاء الحق صاحب کا اسلام کے ساتھ عظیم محبت کو سراہتے ہوئے ملکی سالمیت نظریہ پاکستان اور اسلامی آئین کے بارے میں ان کے جذبات اور خدمات کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتے ہوئے اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

۲۔ اسلامی نظریہ کونسل کی از سر نو تشکیل اور مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور دیگر جید علمائے دین و ممتاز دیندار نامور وکلاء کو کونسل کا اراکین منتخب کرنے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور بہترین موزوں افراد کے انتخاب کی جنرل ضیاء الحق کو عظیم اسلامی بصیرت کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔

انتخاب عباسہ سنگ

سرپرست ۔۔۔ میر باز خان

صدر ۔۔۔ مولانا یار محمد صاحب

نائب صدر ۔۔۔ مولانا عبد الجبار صاحب

جنرل سیکرٹری ۔۔۔ محمد زمان خان

ناظم نشر و اشاعت ۔۔۔ مولانا حسین احمد

ناظم ۔۔۔ غلام نبی خان

سالار ۔۔۔ ریشم خان

قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے لیے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ (آمین)

جمعیۃ میں شمولیت

جہلم مدرسہ عثمانیہ تعلیم الاسلام جکر ضلع جہلم کے مہتمم اور تنظیم العلماء ضلع جہلم کے جنرل سیکرٹری مفتی رشد احمد ارشد قریشی۔ نے سابق وزیر اعظم اور ان کے حاشیہ برداروں کے خلاف تحقیقات کرنے کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور چیف مارشل لاء سے مطالبہ کیا ہے کہ فی الفور تحقیقات

کر گئے مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ اور قتل و غارت، غنڈہ گردی فیشن ازم سوشلزم کے پرچار، لوٹ مار۔ ملک کی دولت کو بیرون ملک پہنچانے والوں، زلزلہ زدگان اور سیلاب زدگان کی امداد کا زر مبادلہ، ساڑھے پانچ سالہ بھٹو دور حکومت میں بدعنوانیوں کے خلاف کھلے بندوں تحقیقات دینی مدارس، مساجد اور علماء کی توہین سامان تعیش کی درآمد بے پناہ سرمایہ کا ضیاع رشوت اور سفارش کے بل بوتے پر ملک کی ملازمتوں کی تقسیم اور نا اہل افراد کی بڑے بڑے عہدوں پر تقرریاں، وزراء کا بڑی بڑی ملکی جائیدادوں پر قبضہ حزب اختلاف پر مظالم ان کی املاک کے نقصان وغیرہ کی تلافی پی پی کے فنڈ سے کی جائے۔ اور فی الفور ملک میں نظام شریعت نافذ کر دیا جائے۔ اور مجرموں کو قرار واقعی اور عبرتناک سزا دی جائے مفتی رشید احمد ارشد نے کہا پاکستان قومی اتحاد کی منفرد اور مثالی تحریک کے نتیجے میں ملک تیس سالہ رسمی آزادی کے بعد پی پی آر اور ہنگامی حالات کے خاتمہ اور خصوصاً سیاست پر بے دینی کی اجارہ داری کے خاتمہ کے ساتھ اب حقیقی طور پر آزاد ہوا ہے

بھٹو مارشل لاء کے زیر سایہ آئے اور اسی کے زیر سایہ چلے گئے۔ انہوں نے کہا لوگ دھڑا دھڑ قومی اتحاد میں شامل ہو رہے ہیں۔ مفتی رشید احمد ارشد نے بتایا کہ ضلع جہلم کی اہم ترین شخصیتیں قومی اتحاد اور بالخصوص جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو چکی ہیں علاقہ کے مشہور بزرگ مولانا غلام محی الدین نمبردار، عبدالسلام، محمد زمان، مولانا غلام انور حبیب الرحمٰن، جاوید اقبال آف تھنیال برلب دریا، مولانا مطیع اللہ، محمد جمیل، البشیر احمد حافظ محمد اسحاق، شفیق الرحمٰن وغیرہ جکھڑ سے، مولانا عبدالواحد مولانا غلام یحییٰ، مولانا شاہ محمد ساتھیوں سمیت بہگن سے، حافظ عبداللطیف صاحب ساتھیوں سمیت موضع جنڈیلہ سے۔ حافظ حسین احمد مدنی، حافظ محمد ضیاء انور علی صاحب کسپر وانتزر چوہدری عاشق حسین، چوہدری ساتھیوں سمیت موضع گڑٹلی اللہ یار سے، جناب محمد فاضل صاحب موضع بنڈی خیرا ساتھیوں سمیت اور علاقہ کے کئی لوگوں نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور قائد اتحاد مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

مولانا محمد شریف احرار امیر جمعیت علماء اسلام ضلع جہلم، چوہدری انور پاشا صاحب جنرل سیکرٹری نے ان شامل ہونے والوں کا زبردست خیر مقدم کرتے ہوئے خوش آمدید کہا ہے یاد رہے کہ گذشتہ انتخابات میں بھی ان لوگوں نے جمعیۃ علماء اسلام سے موافقت کی بنا پر اتحاد ہی کو ووٹ دیئے تھے۔

تنظیم العلماء ضلع جہلم کے جنرل سیکرٹری اور مدرسہ عثمانیہ تعلیم الاسلام جکھڑ ضلع جہلم کے مہتمم مفتی رشید احمد ارشد نے چیف مارشل لاء اور چیئرمین واپڈا سے اپیل کی ہے کہ جکھڑ سے بجلی صرف آدھ یا پونہ میل دور رہے۔ جکھڑ کی آبادی ہزار سے زائد ہے اور دو مسجدیں، عظیم دینی درسگاہ دو مڈل اسکول، ایک بنک، ایک آٹا کی مشین، تین ٹیوب ویل موجود ہیں لیکن بجلی نہیں فی الفور جکھڑ کو بجلی دے کر اہل دیہہ کی بنیادی ضرورت کو پورا کیا جائے۔

جکھڑ و علاقہ جات جکھڑ میں بجلی۔ واپڈا اور مارشل لاء حکام کے نام ایک خط

السلام علیکم۔ المعروض آنکہ۔ مارشل لاء حکام نے دیہاتوں میں بجلی کی جلد مہیا کی طرف پیش رفت کر کے مثالی کارنامے کا مظاہرہ کیا ہے میں ان سطور کے ذریعہ ان کی توجہ جکھڑ کی جانب متوجہ کروں گا۔ جو ضلع جہلم کا مشہور ترین اور کئی دیہاتوں کا مرکزی قصبہ ہے۔ جس کی آبادی تقریباً (۴۰۰۰)، چار ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور مندرجہ ذیل ہے۔ اور مندرجہ ذیل قومی ادارے بھی اس میں موجود ہیں (۱) دو جامع مسجدیں۔ ۲۔ دو دینی تعلیم کے ادارے ۳۔ ایک بچیوں کی دینی تعلیم کا ادارہ دو جو راہنمائے شریعت حضرت الحاج مولانا امت رسول صاحب کے آستانہ عالیہ چشتیہ میں چل رہا ہے، (۴) گورنمنٹ مڈل اسکول برائے بوائز (۵)، گورنمنٹ گرلز اسکول مڈل (۶)۔ دستکاری اسکول (۷)، یو بی ایل بنک (۸)، آٹا پیسنے کی مشین (۹)، ۲ ٹیوب ویل جو بجلی نہ ہونے کی بنا پر تیل پر چل رہے ہیں (۱۰)، ایک پوسٹ آفس (۱۱)، ایک ڈسپنسری دو سو سے زائد افراد بیرون ملک اور اتنے ہی پاکستانی آرمی میں ملک کی سرحدات کے دفاع کے لیے خدمات سرانجام دے رہے ہیں گذشتہ پانچ سالہ میں بھی درخواستوں کے باوجود ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان مسلسل ٹالتے رہے جن کی ٹال مٹول کے باعث جکھڑ کے ہزاروں افراد اور سینکڑوں طلباء و طالبات بجلی جیسی بنیادی سہولت سے محروم رہے۔ جب کہ جکھڑ کی تین سمتوں میں چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں جو ایک ایک میل سے بھی جکھڑ سے کم فاصلہ پر ہیں بجلی موجود ہے جکھڑ کو بجلی سے محروم رکھنا از حد افسوسناک ہے۔ امید ہے چیف مارشل لاء اور واپڈا حکام اور ریٹائم میں تھنیال برلب دریا سے جکھڑ کو بجلی عنایت فرما کر گیارہ قومی اداروں کو بنیادی سہولت دیکر ہزاروں نفوس کی دعائیں دعا دیں گے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صدر پاکستان قومی اتحاد کے انتخابی دورہ کا پروگرام

۲۸ ستمبر ملتان

۲۹ " ۸ بجے لودھراں

" " کہروڑپکا ۳ " کبیر والا رات جھنگ

۳۰ چنیوٹ

" " حیدر آباد ٹانوں والا جمعہ خوشاب

" " ۵ " قائد آباد رات بھکر

یکم اکتوبر ۸ " کوٹ ادو ۲ بجے مظفر گڑھ

رات علی پور

۲ " ۳ " ڈیرہ غازی خان

رات تونسہ شریف

قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ بھی ہمراہ ہوں گے

٢٦

طلبا کی دنیا

ظہیر منیر

ہمیں اپنے احتسابی عمل کو مزید تیز کر دینا چاہیئے

ساہیوال میں عظیم الشان اجتماع سے قائد طلباء کا خطاب

مرکزی اور صوبہ پنجاب کی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس ۱۲ اکتوبر کو طلب کر لیا گیا

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے زیرِ اہتمام تیسرا ماہانہ سہ روزہ تربیتی اجتماع بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ تقریباً تمام اضلاع کے ساتھیوں نے انتہائی انہماک کے ساتھ پورے پروگرام میں شرکت کی۔ منتظمین نے اپنی ذمہ داریوں کو نہایت احسن طریقے سے نبھایا۔ خصوصاً جمعیۃ طلباء اسلام ضلع ساہیوال کے صدر جناب طارق مسعود صاحب قابلِ مبارکباد ہیں۔ انہوں نے اپنے آرام کی پرواہ کیے بغیر دن رات پروگرام کو کامیاب بنانے میں کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

تربیتی اجتماع کے اختتام پر جامعہ رشیدیہ ساہیوال کی جامع مسجد میں عوام کے ایک عظیم الشان اجتماع سے قائدِ طلباء میاں محمد عارف نے مفصل خطاب فرمایا۔ قائدِ طلباء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

برصغیر پاک و ہند میں انگریز سامراج کے خلاف علماء کی قربانیوں کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ان علمائے حق کی قربانیوں کا نتیجہ ہی ہے کہ آج ہم اس آزاد ملک میں آزاد شہری کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جس مقصد کے لیے پاکستان کو حاصل کیا گیا تھا یہاں پر تیس سال گزر جانے کے باوجود وہ نظام نافذ نہیں کیا جا سکا۔

آپ نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے اس نے ہمیں اس ملک میں نظامِ مصطفےٰ کے نفاذ کے لیے ایک اور موقع دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدانخواستہ اگر ہم نے یہ موقع بھی ضائع کر دیا تو پھر اس ملک میں اسلام کا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔ انہوں نے عوام سے قومی اتحاد کے امیدواروں کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔

انہوں نے آخر میں کہا کہ ہمیں اپنے احتسابی عمل کو مزید تیز کرنا ہوگا۔ اگر ہم نے اپنا ذاتی محاسبہ جاری رکھا تو کوئی وجہ نہیں ہم جلد اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں۔

کارکنانِ ساہیوال کو مبارکباد

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جناب میاں محمد عارف، صوبہ پنجاب کی جمعیۃ کے صدر ندیم اقبال اعوان، نائب صدر ظہیر منیر، صفدر چوہدری اور مرکزی ناظم نشریات جناب غلام اللہ خان نے ایک پیغام میں ساہیوال کی جمعیۃ کے کارکنوں کو دلی مبارکباد دی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ساہیوال کے کارکنوں نے جس اچھے طریقے سے تربیتی پروگرام کے تنظیمی امور کو نبھایا اس پر ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ انہوں نے خصوصاً طارق مسعود صاحب صوبائی ناظم مالیات صوبہ پنجاب کی خدمات کو بے حد سراہا ہے۔

ان رہنماؤں نے مزید کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساہیوال کے کارکنوں کو مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے علاوہ ان تمام مقررین کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت ہماری نذر فرما کر شفقت فرمائی۔

شوریٰ کے اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر میاں محمد عارف نے جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلسِ شوریٰ اور پنجاب کی صوبائی مجلسِ شوریٰ کا ایک مشترکہ اجلاس ۱۲ اکتوبر کو مرکزی دفتر ۴ ۔ بی شاہ عالم مارکیٹ میں طلب کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں شوریٰ کے تمام اراکین کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں جس ساتھی کو دعوت نامہ نہ ملے وہ اس اعلان کو ہی دعوت نامہ سمجھے اور بروقت تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

آئندہ تربیتی اجتماع

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے زیرِ اہتمام آئندہ ماہانہ سہ روزہ تربیتی اجتماع ملتان میں

۲۵ سے ۲۷ نومبر تک ہو گا۔ اس سلسلہ میں عنقریب تمام اضلاع کو تفصیلی دعوت نامے جاری کر دیئے جائیں گے۔ یاد رہے کہ آئندہ ماہ اکتوبر میں ملک میں عام انتخابات منعقد ہو رہے ہیں جس کی بنا پر اکتوبر میں تربیتی اجتماع منعقد نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ آئندہ تربیتی اجتماع ۲۵ سے ۲۷ نومبر تک ملتان میں منعقد ہو گا۔

الیکشن کی تحریک میں جمعیۃ کی مختلف ٹیمیں مقرر کر دی گئیں

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے فیصلے کے مطابق درج ذیل ٹیمیں ملک کے مختلف مقامات پر قومی اتحاد کے امیدواروں کے حق میں الیکشن کی تحریک میں کام کریں گی:

پروگرام درج ذیل ہے!

۶ تا ۷ اکتوبر، ملتان ——— میاں محمد عارف اور ظہیر میر

۸ تا ۱۰ اکتوبر برائے ڈیرہ اسماعیل خاں ——— جناب میاں محمد عارف

۷ تا ۹ اکتوبر برائے ڈیرہ اسماعیل خاں ——— جناب عبدالمتین چوہدری

ان کے علاوہ بہاولپور ڈویژن کے لیے جناب ندیم اقبال اعوان کی سرپرستی میں ایک وفد، ملتان ڈویژن کے لیے صوبائی نائب صدر جناب صفدر چوہدری کی سربراہی میں ایک وفد اور راولپنڈی ڈویژن کے لیے ایک وفد جناب صاحبزادہ عبدالرؤف ربانی کی سربراہی میں کام کرے گا

کراچی (برنس روڈ)

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ برنس روڈ کے زیر اہتمام حضرت مولانا محمد زکریا مدظلہ العالی کے اعزاز میں ایک عظیم الشان عید ملن پارٹی دی گئی۔ حضرت مولانا محمد ذکریا نے خطاب کرتے ہوئے طلباء پر زور دیا کہ وہ ملک میں نظام مصطفٰے کی تحریک میں بھرپور حصہ لیں۔ انہوں نے پچھلی تحریک میں جمعیۃ کے کردار کو سراہا اور کہا کہ مجھے امید ہے کہ اگر آپ نے اسی طرح اپنی کوششوں کو قائم رکھا تو یقیناً آپ بہت جلد اپنی منزل کو پا لیں گے۔ عید ملن پارٹی سے جمعیۃ طلباء اسلام ملتان ڈویژن کے صدر جناب راؤ منور خاں نے بھی خطاب کیا۔

تنظیمی دورہ

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے صدر محمد فاروق شیخ نے پچھلے دنوں رسولنگر، ایمن آباد، قلعہ دیدار سنگھ اور حافظ آباد کا ایک تنظیمی دورہ کیا۔ طلباء سے انفرادی ملاقاتیں کرتے ہوئے محمد فاروق شیخ نے طلباء کو جمعیت طلباء اسلام میں شمولیت کی دعوت دی۔ بعد ازاں قلعہ دیدار سنگھ گورنمنٹ ہائی سکول میں جمعیۃ طلباء اسلام کا یونٹ قائم کیا گیا۔

صدر، شبیر احمد، نائب صدر، محمد عثمان۔ ناظم عمومی، کفایت اللہ ثاقب۔ ناظم محمد یعقوب ناظم مالیات، ضیاء اللہ ضیا۔ ناظم نشریات اعجاز احمد بھٹی۔

ایمن آباد میں مندرجہ ذیل طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ ملک محمد زبیر، محمد لطیف، ملک محمد سلیم، خالد نذیر، جاوید ملک، تسلیم خاں اور شمشاد خاں۔

جمعیۃ کے ضلعی صدر جناب محمد فاروق شیخ نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شامل ہونے والے طلباء کا خیر مقدم کیا ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام بہاولنگر

جمعیۃ طلباء اسلام بہاولنگر کے زیر اہتمام دو مساجد میں شب بیداری کے پروگرام ہوئے۔ مسجد کالونی ہائی سکول میں کافی تعداد میں طلباء نے نوافل وغیرہ ادا کیے اور وقفے کے بعد چائے وغیرہ کا انتظام کیا۔

ریلوے جامع مسجد میں بھی نوافل ادا کیے اور ضلعی جنرل سیکرٹری خالد محمود وٹو نے تنظیم پر روشنی ڈالی اور مٹھائی تقسیم ہوئی۔

کالونی ہائی سکول میں محمد عبیداللہ محمود صدر جمعیۃ طلباء اسلام بہاولنگر نے طلباء سے خطاب کیا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ ان کے علاوہ محمود ارشاد نے بھی طلباء سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ڈونگہ بونگہ

جمعیۃ طلباء اسلام ڈونگہ بونگہ کے کارکنان کا ایک اجتماع زیر صدارت ضلعی جنرل سیکرٹری خالد محمود وٹو منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر ——— محمد اقبال

نائب صدر ——— عطاء الرحمٰن

ناظم عمومی ——— شیخ محمود اختر

ناظم ——— محمد اختر

ناظم نشریات ——— محمد اسحاق

ناظم مالیات ——— حاجی محمد صدیق

ناظم دفتر ——— محمد مدنی

کندھ کوٹ

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام کندھ کوٹ کا اجلاس جمعیت کے صوبائی ناظم نور احمد سندھی کی صدارت میں ہوا۔ اس موقع پر عارضی طور پر کنوینگ باڈی تشکیل دی گئی۔

کنوینر : جناب ذوالفقار علی بجارانی

سیکرٹری : جناب اسلم صابر انصاری

معاونین : جناب شفیع محمد بھٹو

جناب عبد اللہ بھٹو